



شمارہ  
۵۱۴۵۰

سرتی لنگا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

### دورۂ مشرقِ یعین

”اس تاریخی سفر میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارشوں کی تائید اور قبولیت کے نشان دیکھ کر میرے جسم کا رونا رونا مہربان بنا ہوا ہے۔ اس مبارک سفر میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں، اس کی رحمتوں اور احسانات کے جو بے شمار جلوے ہم نے دیکھے ہیں کہ یاد کر کے میرا دل حمد و شکر کے جذبات سے لہریز ہے اور میری روح اپنے رب کریم کے حضور بے اختیار سجدہ کرتی ہے۔“

{یہ مہلت صید صبح پنج بجے تیرہ بجے تک جاری رہے گا۔  
{رہہ قدرتوں کے شکر اور شکر کے جلوے ہم نے دیکھے ہیں۔}



نگارستان مسیحی اہل سنت









# اِرْشَادِ اَيْتِ عَلِيٍّ

## خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی (جبکہ)

### دلوں میں تبدیلی اور خدا کا خوف ہو

اگر یہ نہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان گناہوں سے بچ سکے

مَلْفُوظَاتُ سَيِّدِنَا حَضْرَتِ اَبِي مَوْجِبِ مُحَمَّدٍ عَلِيٍّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

دیکھو! یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا یہی تمہارے لئے کافی نہیں۔ اور نہ صرف اُن کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ۔ یقیناً جان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الہی ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے بھری پر چوٹی کی طرح چھٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حوصلی ہے جب اُسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے یا پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے۔ اور موت آتی تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھسکتے۔ اسی کی وجہ سے خوف ہے۔ پس جبکہ لا یتقل حیدان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان متکبرانہ ہے۔ اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ امر بہت ہی پدید ہے کہ جس موقع پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقع پر وہ مجرم کی جرات ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کے لئے کہا جاوے تو کوئی بھی جرات کر کے نہیں جاتا۔ حتیٰ کہ اگر حکام بھی حکم دیں تو بھی تیراں اور نرزاں ہی جاوے گا۔ اور وہی پر یہ ڈر غالب ہوگا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے۔ اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ سے بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہی ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو اس کے لئے معرفت الہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا کی معرفت زیادہ ہوگی اتنی قدر خوف زیادہ ہوگا۔

ہر کہ عارف تراست تر سالار تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پتھر اور پتھر کی معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک اُن سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ جو قادر مطلق ہے اور علم و بصیرت ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرات کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت ہی نہیں۔

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر اُن کے دلوں کو ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ اُن کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا کے تہ اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بابت بہت ضرور ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اُن کے یقین کا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ اسی وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرتے ہیں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو۔ اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔ اور

خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہے، جب تک خدا کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی ارشاد ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز نہ ہوگی۔ نماز کے معنی ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادات کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ رُوح پگھل کر خوفناک حالت میں استعاذ اُلوہیت پڑھ کر پڑھے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک برکت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی رسم کی نماز یا برکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اُس کے قلب پر گرا ہے۔ اور نفس امارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سیم قاتل ہے، اسی نفس امارہ میں بھی سیم قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اس کو پیدا کیا اُس کے پاس اس کا علاج ہے۔

(تفسیروں کا مجموعہ صفحہ ۲۷۱)

موسلماء۔۔۔ مکرم محمد عبید اللہ صاحب قریشی۔ بنگلور۔

### فارسی منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## زندگانی چسپیت حال کردن براہ تو خدا!

(اے اللہ کے رسول! زندگی کیا ہے؟ یہی کہ تیری راہ میں جان قربان کر دینا)

یاقی اللہ زائے ہر سر موئے تو ام : وقف راہ تو کم گرجاں ہنم صد سزار

اے نبی اللہ تیرے بال بال پر فدا ہوں اگر مجھے ایک لاکھ جاں ملیں تو تیری راہ میں سب قربان کر دوں

اشباع عشق از رہ عشقیت : کیمیائے ہر دلے اکسیر ہر جان نگار

اے تیری اشباع اور تیرا عشق ہر دل کے لئے کیمیا اور ہر زخمی جان کے لئے اکسیر ہے

زندگانی چسپیت حال کردن براہ تو خدا : زندگاری چسپیت بند تو بون صید وار

زندگی کیا ہے؟ یہی کہ تیری راہ میں جان کو قربان کر دینا۔ آزادی کیا ہے؟ یہی کہ تیری قید میں شکار بن کرنا

تا وجودم ہست ہل بود عشقت در دم : تا دم دوران خون از ہر وار و مدار

جب تک میرا وجود باقی ہے تیرا عشق میرے دل میں رہے گا جب تک تیرا خون میرے دل میں بہتا ہے

یا رسول اللہ برویت ماہد لم استوار

یا رسول اللہ میں تجھ سے مضبوط تعلق رکھتا ہوں

عشق تو دارم ازال روزیکہ بودم ہر خواہ

اُس دن سے کہ میں شہ خواہ تھا مجھے تجھ سے عشق ہے

(ایضاً کلامات اسلام)



# خطبہ

## آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور آسٹریلیا کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا دن ہے

ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے آج پہلی احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی بنیاد رکھیں گے

اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے وقت آپ سب یوں کی جو آسٹریلیا میں آباد ہیں ذمہ داری غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے

اب آپ ہی یہاں خدا کے نمائندہ ہیں، آپ ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی عبادت کا حق ادا کرنا اور عبادت کو قائم رکھنا ہے

اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ایسے لوگوں کے ہاں بھی پختہ کرے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پیار کی نظر میں پڑے، ان دن بدیہ آبادی بڑھتی رہے اور جلد وقت کے جب یہاں آپ چھو نظر آنے لگے (ایمن)

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۳/۱۲/۱۹۸۳ء بمقام سڈنی (آسٹریلیا)

تشہد و تَعَوُّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔  
” آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور آسٹریلیا کی تاریخ میں

### ایک خاص اہمیت کا دن

ہے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے آج انشاء اللہ تعالیٰ یہاں پہلی احمدیہ مسجد اور احمدی مشن ہاؤس کی بنیاد رکھیں گے۔

یہ دن جہاں بے حد برکتوں کا حامل دن ہے، اللہ تعالیٰ کے بہت سے فضل اس دن نازل ہوں گے۔ اور ان کے اثرات خدا تعالیٰ کے فضل ہی کے ساتھ بہت دیر تک ہم دیکھتے رہیں گے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی یہ دن بہت سی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ وہ احمدی جو آسٹریلیا کو اپنا وطن بنا چکے ہیں۔ ان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ ان کو قبول کرنے کے لئے آسٹریلیا میں احمدی دوستوں کو پوری طرح تیار ہونا چاہیے۔

آسٹریلیا ایک ایسا ملک ہے جس میں دہریت اور مادہ پرستی یورپ کے بہت سے دوسرے ملکوں سے بھی زیادہ ہے۔ شاید مشرق میں رہتے ہوئے یہاں کے لوگوں میں یہ احساس کمتری پیدا ہو گیا کہ جب تک ہم دنیا پرستی میں سب سے آگے نہیں نکلیں گے۔ اس وقت تک اس غلط فہمی سے بچ نہیں سکتے کہ ہم مشرقی لوگ نہیں۔ اس لئے ہر وہ قدر جو انسان کو خدا سے دور لے جاتی ہے، ہر وہ رجحان جس سے روحانیت کا انکار ہوتا ہے، وہ اس قوم میں پایا جاتا ہے۔ یہاں آنے سے پہلے مجھے اس کا اتنا گہرائی کے ساتھ اندازہ نہیں تھا، جتنا اب ہوا ہے۔ چنانچہ یہاں آنے کا معاشرہ دیکھا۔ ان سے گفتگو کا موقع ملا تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ دنیا کے کسی ملک میں بھی سوائے سنگھڑے نیرین میں سے بعض ملکوں کے اتنی زیادہ دہریت اور مادہ پرستی نہیں پائی جاتی۔ اس ملک میں جو احمدی موجود ہیں ان کی بھی بڑی کمی پرستی کی حالت ہے۔ مرکز سے

دوری احمدی مشن کا نہ ہونا۔ اور تعداد کی کمی۔ یہ سارے ایسے محرکات ہیں جنہوں نے ان پر بد اثر ڈالا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایسے نخلہ ہیں موجود ہیں، مرد بھی اور عورتیں بھی، جنہوں نے یہ عزم کر رکھا ہے کہ وہ ہر قیمت پر اس معاشرہ پر غالب آئیں گے۔ اور ان کے کردار میں خدا تعالیٰ کے فضل سے زندگی کے آثار نظر آتے ہیں۔ لیکن بالعموم یہ کہنا درست ہے کہ جماعت کو اس ملک میں جس شان کے ساتھ دیکھنے کی میں توقع رکھتا ہوں وہ پوری نہیں ہوئی۔

### امرو واقعہ یہ ہے

کہ ان حالات میں دو قسم کے ہی رد عمل ہو سکتے تھے اور ہو سکتے ہیں۔ ایک رد عمل ہے حد سے زیادہ دہریت اور مادہ پرستی کے سمندر میں ڈوب کر اس سے مرعوب ہو

جانے کا اور رفتہ رفتہ ان قدروں سے دور چلے جانے کا جن کو لے کر ہم اپنے ملکوں سے یہاں آئے تھے۔ اور دوسرا رد عمل ہے اس کے مقابل پر اور زیادہ سختی اختیار کرنے کا، بے چینی محسوس کرنے کا، فکر محسوس کرنے کا اور رستے تلاش کرنے کا۔ جن پر چل کر ہم ان کے بد اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ یہ دوسرا رد عمل جس وقت کے ساتھ نظر آنا چاہیے تھا اس وقت سے یہاں نظر نہیں آ رہا۔

امرو واقعہ یہ ہے کہ قانون قدرت کو ٹھکرا کر دنیا کی کوئی قوم بھی حقیقتاً زندہ نہیں رہ سکتی۔ قانون قدرت کو نظر انداز کر کے دنیا کی کوئی تہذیب غلبہ آنے کا دعویٰ ہی نہیں کر سکتی۔ گنجائش یہ کہ وہ زندہ رہ سکے۔ انسانوں کی زندگی کو دیکھیے یا حیوانوں کی زندگی کو دیکھیے وہ اپنے ماحول سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ دو طرح سے متاثر ہوتے ہیں۔ بعض حیوانات کو مخالف حالات مٹا دیتے ہیں اور تابو دکر دیتے ہیں۔ بعض حیوانات میں ایک رد عمل پیدا ہوتا ہے اور وہ ان حالات پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور قانون قدرت انہیں وہ نئے وسائل عطا کر دیتا ہے، نئے ذرائع انہیں میسر آجاتے ہیں جن سے وہ پیش آمدہ حالات کا بہتر رنگ میں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہی ہے خلاصہ اس سارے انسانی یا حیوانی ارتقاء کا جس میں زندگی کی موت کے ساتھ ایک سلسلہ جدوجہد نظر آتی ہے۔ اور وہی طرح کے رد عمل ظاہر ہوتے ہیں۔ تیسرا رد عمل ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ یا تو یہ نظر آتا ہے کہ زندگی نے غیر معمولی کوشش کی اور موت پر غالب آگئی۔ اور یا پھر زندگی موت کا شکار ہو گئی۔ اور یہی وہ رد عمل ہیں جو انسانی نظریات کی جنگ میں ہمیں نظر آتے ہیں۔

پس جب احمدی دوست اس دور دراز براعظم میں آتے اور یہاں رہنے کا فیصلہ کیا تو ان کو کھل کر یہ بات نظر آنی چاہیے تھی کہ اگر انہوں نے

### غیر معمولی جدوجہد

کے بغیر یہاں رہنے کا فیصلہ کیا ہے تو پھر اس بات پر بھی ان کو تیار ہونا چاہیے کہ وہ اگلی نسلوں کو اپنے ہاتھ سے کھو دیں گے۔ اور رفتہ رفتہ اسی ماحول کا شکار ہو کر انہی لوگوں میں سے ہو کر رہ جائیں گے۔ یا اس کے برعکس انہیں عام حالات کی نسبت زیادہ ذمہ داری، زیادہ کوشش اور زیادہ جدوجہد کے ساتھ زندہ رہنا ہوگا۔ گرمی کا موسم ہو تو انسان کا گزارہ عام کپڑوں میں ہو جاتا ہے۔ گرمی کے موسم میں بغیر کپڑوں کے بھی انسان اپنے جسم کی حرارت کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ بلکہ وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ یہ حرارت کسی اور ذریعہ سے جسم سے نکلنی شروع ہو جائے

تاکہ گرمی کا احساس کم ہو۔ لیکن اگر آپ NORTH POLE یا SOUTH POLE (قطب شمالی یا قطب جنوبی) کے برفانی علاقوں میں چلے جائیں تو ننگے جسم کا تو سوال کیا عام سردیوں کے موسم میں بھی جو کپڑے پہنے جاتے ہیں وہ کافی نہیں ہوا کرتے۔ وہاں زندگی کی



جہد کے لئے کچھ مزید چیزوں کی تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اندرونی طہارت پیدا کرنے کے لئے خاص غذاؤں کی ضرورت پڑتی ہے، بیرونی طہارت پر موم سے حفاظت کے لئے غیر معمولی لباس کی ضرورت پڑتی ہے۔ میری مراد یہ ہے کہ موسم میں جتنی زیادہ خشکی پیدا ہوتی ہی جہد جہد بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو پھر زندگی کی توقع لے کر بیٹھنا محض حماقت ہے۔

پس جتنا زیادہ دہریانہ ماحول ہو، جتنی زیادہ دنیا پرستی ہو اتنا ہی احمدی کو کسی لباس کی تلاش کرنی چاہیے۔ اس لباس کے بغیر وہ اس ماحول کی موت کی سردی سے بچ نہیں سکتا۔ وہ کونسا لباس ہے جو اس کو بچا سکتا ہے؟ قرآن کریم نے اس لباس کا نام لیا اور فرمایا:-

”وَلِبَاسٍ التَّقْوَىٰ ذَلِكَ خَيْرٌ مَّا (الاعراف آیت: ۲۶)  
ایک ہی لباس ہے اور وہ

### تقویٰ کا لباس

ہے جو مادہ پرستی کے سرد خانوں میں بھی آپ کو زندگی کی ضمانت دے سکتا ہے۔ دنیا کے پردے پر آپ کہیں بھی چلے جائیں وہ آپ کی حفاظت کرے گا۔ اور آپ کو دنیا کے ہر شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور لباس التقویٰ ہی ہے جو کبھی انسان کا لباس بنتا ہے اور کبھی اس کے لئے زادِ راہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسی تقویٰ کو زادِ راہ بنا کر بھی دکھایا اور فرمایا۔ تم تقویٰ کی زاد کو پکڑو۔ یہی زادِ راہ ہے جو تمہارے کام آسکے گا۔ یہ تقویٰ ہی ہے جو آپ کی حفاظت کے لئے اندرونی غذا کا کام بھی دیتا ہے اور آپ کی حفاظت کے لئے بیرونی لباس کا بھی۔ اور جتنا زیادہ ماحول مخالف ہو اتنا ہی زیادہ تقویٰ کی تلاش ہونی چاہیے۔

یہ کیا چیز ہے؟ تقویٰ کس کو کہتے ہیں؟ تقویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان ہر عمل میں اور ہر سوچ میں اللہ کی طرف نگاہ ڈالنی سیکھ جائے۔ اور یہ سوچنا شروع کرے کہ میری خدا کی خاطر زندہ ہوں۔ تقویٰ کا ایک معنی خوف بھی ہے۔ تقویٰ کا معنی ڈر بھی ہے۔ لیکن وہ ڈر نہیں جو کسی بنائے ہوئے یا سانپ یا بچھو سے ہوتا ہے۔ بلکہ تقویٰ ایسے خوف کو کہتے ہیں جو محبت کرنے والے کے پیار کو کھو دینے کا ڈر ہوتا ہے۔ ہمیشہ یہ خطرہ دامن گیر ہو کہ میں کوئی ایسا فعل نہ کروں، میری سوچ کوئی ایسی راہ اختیار نہ کرے کہ جس سے میرا پیارا اور محبوب خدا مجھ سے ناراض ہو جائے۔ اس کا نام تقویٰ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ طرز فکر اختیار کر دو گے تو دنیا کے پردے پر جہاں بھی تم جاؤ گے یہ طرز فکر تمہاری زندگی کی حفاظت کرے گی۔ تمہارا لباس بھی بن جائے گی، تمہاری خوراک بھی ہو جائے گی۔ اور پھر تم کسی غیر اللہ کے شر سے خوف کھانے کی فکر میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔ کبھی غیر کے شر کے خوف میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ خدا کا خوف ہر دوسرے خوف پر غالب آجاتا ہے۔ تو گویا قرآن کریم کے نزدیک اگر تم چاہتے ہو کہ بے خوف زندگی بسر کرو تو صرف ایک راہ ہے کہ

### اللہ تعالیٰ کا خوف اختیار کرو

اس کی رضا سے دُور جانے سے ڈرو۔ اس پہلو پر میں کچھ مزید مختصری روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

منہ سے یہ کہہ دینا کہ تقویٰ خدا کی محبت کا نام ہے، تقویٰ خدا کی محبت کے کھو دینے کے ڈر کا نام ہے۔ انسان ہر وقت یہ خیال رکھے کہ میں اللہ کی راہ پر قائم رہوں اور خدا مجھ سے ناراض نہ ہو، یہ منہ سے کہہ دینا بظاہر آسان بات ہے لیکن عملی زندگی میں ہر روز اس قسم کے امتحانات پیش آتے ہیں کہ ہر انسان اگر ہوش کے ساتھ زندہ رہے تو وہ یہ محسوس کر سکتا ہے کہ غیر عقیدہ آور ہے اور میرا عمل

اور ہے، میرا دعویٰ اور ہے اور وہ زندگی جو میں نے اختیار کر لی ہے وہ اور ہے۔ ہر روز آپ کے لئے ایسے مواقع پیش آتے ہیں، مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی، جہاں آپ خدا کی محبت کے کھو دینے کی نسبت ان لوگوں کی محبت کے کھو دینے کے خوف سے مغلوب ہو جاتے ہیں جن میں آپ بارہ رہے ہوتے ہیں۔ ان کے تاثرات جو آپ کے متعلق ہوں گے وہ آپ کی زندگی کے نقشے بنا رہے ہوتے ہیں۔ اور دماغ میں یہ ہوتا ہے کہ خدا کا تصور ہماری زندگی کا نقشہ بنا رہا ہے۔ آپ اپنے ماحول سے ڈرتے ہیں، اپنے ماحول کی باتوں سے خوف کھاتے ہیں، یہ بہت نہیں پاتے کہ ماحول کے مخالف کوئی طرز زندگی اختیار کر سکیں اور سر اُٹھا کر کے ان لوگوں میں چل سکیں۔ ہمیشہ یہ خوف دامن گیر رہتا ہے، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی کہ اگر ہم نے یہ کیا تو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ ہمارے متعلق کیا سمجھیں گے۔ اگر ہم نے اسلامی لباس پہنا تو ان کو کیا محسوس ہوگا۔ اگر یہ لوگ کھنگے پھر رہے ہوں اور ہماری عورتوں نے برقعے اوڑھ لئے تو یہ ہم سے متعلق کیا سمجھیں گے کہ کونسی بلائیں آئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ

### یہ وہ پہلا خوف ہے

جو تقویٰ کے مقابل پر انسانی زندگی میں راہ پاتا ہے۔ اور مذہبی معاشروں کو تباہ کر دیا کرتا ہے۔ جس طرح ایک تقویٰ نرا کا خوف ہے اسی طرح ایک تقویٰ دنیا کا خوف بھی ہونا کرتا ہے اور ان دونوں کے درمیان وہ جنگ ہے جو ہمیشہ جاری رہتی ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ تاہم کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اللہ کی رضا کھو دینے کا خوف بہر حال ہماری زندگی پر غالب رہے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا کے خوف سے بچاتے جاتے ہیں۔ اور کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو دنیا کی رضا کھو دینے کا خوف ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ وہ بظاہر نیک بھی ہوں، بظاہر نمازی پڑھنے والے بھی ہوں، بظاہر اعمال میں بڑے سرفراز دکھائی دیں اور لوگ ان پر اعتراض نہ کر سکیں، لیکن عملاً وہ بازاری لڑکے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اصل لڑائی نظریات کی دنیا میں ہوا کرتی ہے۔ پس یہ دو قسم کے خوف ہیں جن کے درمیان جہد ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ وہی آزاد مرد ہے جو دنیا کے خوف سے آزاد ہوتا ہے۔ جو دنیا کے خوف سے آزاد نہیں ہوتا وہ ہرگز آزاد نہیں۔ اس نے آج نہیں تو کل لازماً دنیا کی غلامی اختیار کرنی ہے۔ اس لئے میں دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفسوں کو دنیا کی آلائشوں سے آزاد کریں اور اپنے دلوں میں خدا کا خوف پیدا کریں۔ اور خدا کے خوف کو اپنے اوپر غالب کر لیں۔ اللہ کے پیار اور محبت کو اس طرح اپنی غذا اور اڑھنا بچھونا بنا لیں کہ غیر اللہ اس میں داخل نہ ہو سکیں۔ اسی کا نام تقویٰ ہے۔ اسی کا نام توحید ہے، اسی کا نام زندگی ہے، اسی کا نام

### انسانی ضمیر کی آزادی

ہے۔ گو اسلامی اصطلاحوں میں ان چیزوں کے مختلف نام ہیں، لیکن حقیقت ایک ہی رہتی ہے۔

پس احمدیوں کے لئے بہت ہی اہم اور بنیادی حقیقت یہ ہے کہ وہ اس دنیا کے رعب سے آزاد ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے جو دعائیں کیں ان میں ایک چھوٹے سے مصرعے میں بہت ہی پیاری بات فرمائی۔ آپ نے فرمایا

نہ آوے اُن کے گھر تک رعب دجال

کہ اے خدا! میں یہ دُعا کرتا ہوں کہ ان کے گھروں میں دجال کا رعب داخل نہ ہو۔ کیونکہ ہمیشہ تو میں رعب سے مار کھا جایا کرتی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اللہ تعالیٰ نے فتح کا نسخہ عطا فرمایا۔ اس میں یہی رعب کا لفظ استعمال فرمایا۔

مشکوٰۃ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام  
دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے  
پیشکش سے: گلوبکس پورز نیچے رابر اسرانی کلکتہ ۷۰۰۰۶۳  
فون: 27-0441  
گرام: "GLOBEXPORT"



## نصرت بالرب

کہ اسے مسیح! تو دنیا میں یہ اعلان کر سکتا ہے کہ مجھے بھی ایک رعب عطا کیا گیا ہے اور میں اس رعب کے ذریعے سے دنیا پر غالب آؤں گا۔

پس احمدی اگر اپنے معاشرہ میں اپنا رعب نہیں رکھتے اگر ان کو یہ یقین نہیں ہے کہ ہم ایک زندہ معاشرہ سے تعلق رکھتے ہیں جو دنیا پر غالب آئیو الہ ہے، اگر وہ پوری طرح پر اعتماد نہیں ہیں کہ جن قدروں کو لے کر ہم آئیو الہ ہیں یہ اچھی اور بہتر قدریں ہیں اور دنیا کی قدروں سے بہت بالا ہیں تو اگر وہ یہ نہیں کر سکتے تو وہیں وہ بازی آردیتے ہیں۔ پھر لاشے پھرتے ہیں اور خالی جسم نظر آتے ہیں۔ آج نہیں تو کل دن بدن ان پر موت کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ اس لئے اس بات کی طرف

### پس بار بار توجہ دلاتا ہوں

کہ آپ اپنے نفسوں کی فکر کریں۔ اپنی طرز فکر کی فکر کریں۔ یہ ایک لمحہ آپ کی زندگی کے فیصلہ کا آپ کو زندہ ہونے میں بھی داخل کر سکتا ہے۔ اور غلط فیصلہ کے نتیجے میں مردوں میں بھی داخل کر سکتا ہے۔ آپ کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ ہم کس کی خاطر جنسیں گے۔ کیا ہم اس بات کی خاطر جنسیں گے کہ ہمارا خدا ہم سے راضی رہے یا اس بات کی خاطر جنسیں گے کہ جہاں ہم جائیں وہاں کے لوگ ہم سے راضی رہیں۔ اس دوسری قسم کی سوچ کے لوگ تو پھر بہرہ و پیے بن جاتے ہیں۔ جہاں گئے وہیں کے ہو کر رہ گئے جس قوم میں داخل ہوئے ویسے بن گئے۔ جب یہ لوگ وہیں اپنے معاشرہ میں آتے ہیں تو رفتہ رفتہ نیک بھی نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ ان کے رنگ بدلتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کہیں کے بھی نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان کے اندر ایک بنیادی کمزوری ہوتی ہے۔ ان کے اندر کوئی کردار نہیں ہوتا۔ وہ ایسے ماحول میں جائیں گے جہاں قدامت پرستی ہے تو قدامت پرست بھی بن جائیں گے۔ کسی دوسرے ماحول میں جائیں گے تو ویسے بن جائیں گے۔ اور یہ طرز زندگی جو بغیر کردار کے ہوتی ہے اور بغیر عظمت کے ہوتی ہے، اسلامی اصطلاح میں منافقت کہلاتی ہے لا الہ الا اللہ والہی اللہ لا شریک لہ وہ ادھر کے رہتے ہیں اور نہ وہ ادھر کے رہتے ہیں۔

وَ اِذَا نَسُوا اللّٰذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنُوْا اِذَا اَخْلَوْا رَاحِلِی  
شَیْطٰنِیْۤہُمْ قَالُوْۤا اِنَّا مَخْلُوْۤکُمْ اِنَّمَا زُجِجُوْۤا مَسْتَفِیْۢنِیۡۤعُوۡنَ  
(پتھرا آیت ۱۵)

جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں یا ان کے معاشرہ میں چلے جاتے ہیں جو ایمان لانے والے ہیں تو کہتے ہیں دیکھو! ہم تو ایمان لانے والے ہیں۔ وَ اِذَا اَخْلَوْا رَاحِلِی شَیْطٰنِیْۤہُمْ۔ مگر جب وہ اپنے شیطان کی طرف جاتے ہیں جو ان کے دلوں میں برے خیالات ڈالتے ہیں اور بد اعمالیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو تمہارے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ تم خواہ مخواہ ہمیں قدامت پسند سمجھ رہے ہو۔ اور پرانے زمانوں کے لوگ کہہ رہے ہو۔ ہم میں اور تم میں تو کوئی فرق نہیں۔

یہ وہ روح ہے جس کا قرآن کریم نے کھلا کھلا تجزیہ کیا ہے۔ کیسی عظیم کتاب ہے کہ جس کی نظر سے کوئی

### باریک سے باریک روحانی بیماری

بھی چھپی ہوئی نہیں۔ اور پھر ان کا علاج بتاتی ہے۔ اور اس کا علاج صرف اور صرف ایک ہی ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرو۔ مذہبی بیماریوں کا اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں۔ یہ بہر علاج کام کوئی نقطہ ہے۔ زندگی کے چشمہ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا تو بیماریوں کا مقابلہ کیسے ہو سکے گا۔ تو انہی کیسے آئے گی۔ اس لئے اللہ سے تعلق ہے جو دراصل آپ کا علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ سے پیار اور ایسا ذاتی اور قطعی تعلق پیدا کیا جائے کہ جس کے مقابل پر دنیا بالکل حقیر اور بے معنی اور بے حقیقت نظر آنے لگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے دل میں اللہ کا وہ پیار تھا اور پھر ساتھ عظمت کہ دار بھی تھی۔ وہ لباس پہننا کرتے تھے۔ ہر قسم کا لباس پہن لیتے تھے لیکن لباس ان کا غلام رہتا تھا۔ وہ لباس کے کبھی غلام نہیں بنے۔ کھانے اچھے بھی کھاتے تھے، اچھی جگہوں پر بھی رہتے تھے۔ لیکن ہمیشہ ان چیزوں سے آزاد رہے۔ اور وہ چیزیں ان کی غلام بنی رہیں۔ اس لئے کہ خدا کے تعلق اور محبت نے

ان کو ان چیزوں سے بے نیاز کر دیا تھا۔ وہ انگلستان بھی پہنچے تو وہاں بھی آزادیوں کی طرح پہنچے۔ حقیقت یہ ہے کہ نقال تو میں دراصل زندہ رہا ہی نہیں کرتا۔ ان کی زندگی کی سخت کوئی نہیں۔ یوں ہی دکھاوے ہے۔ اور آزاد تو میں دنیا کی چیزوں اور اس کے ماحول سے بے نیاز ہو کر زندہ رہا کرتی ہوں۔ پس وہ رعب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابہام میں بیان کیا گیا وہ آپ کے اصحاب کو عطا ہوا تھا۔ ان سے لوگ راہیں نکالتے تھے۔ وہ لوگوں کی راہیں نہیں پکڑا کرتے تھے۔ جس پر دنیا کا رعب آجاتے اس کا نقشہ الٹ جاتا ہے۔ پتہ پتہ ایسی باتیں جن کے تعلق پس ماندہ قومیں بھی سوچ بھی نہیں سکتیں کہ ہم یہ طرز اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن جب وہ لوگ جن کا ان پر رعب ہے وہ طرز اختیار کرتے ہیں تو پس ماندہ قومیں ان کے رنگ میں رنگین ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک زمانہ تھا جب ہمارے معاشرہ میں ٹنڈ کر وانا یعنی آسترے سے اچھی طرح سر منڈوا دینا ایک بہت ہی بے ہودہ چیز سمجھاتا تھا۔ اور جب تلامذہ استاد پر سنت ماں باپ بعض دفعہ زبردستی اپنے بچوں کے سروں پر آسترے پھر دیا کرتے تھے تو بچے رو یا کرتے تھے۔ اور شرم کے مارے رومال باندھ کر پھرتے تھے۔ اس لئے کہ ان کا دل کہتا تھا کہ یہ ایک بے ہودہ چیز ہے۔ لیکن جب آزاد قوموں میں سے بعض نے اپنے سر موٹے اور ٹنڈ کر واکر باہر نکلے تو یہی لوگ جو پہلے شرمایا کرتے تھے انہوں نے ان کی پیروی کرنی شروع کر دی۔ اور اپنے معاشرہ میں اسی طرح سر منڈوا کر پھرنے لگے کہ اب یہ فخر کی بات ہے۔ ایک طرف ایک آزاد قوم ہے جس کا رعب ہے۔ دوسری طرف ایک غلام ذہنیت ہے جو اس رعب کے تابع ہے۔ اور جب کہ اسے اختیار کر لیا جاتی ہے۔ کسی زمانہ میں کوئی آدمی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ حلیہ بنا کر پتینر کراچ کوئی انسان اپنی سوسائٹی میں پھرے۔ بلکہ بس زمانہ میں ہنگر قوم ایک خاص لباس پہننے کا غیر معمولی توجہ دیا کرتی تھی۔ یعنی اکڑے ہوئے کالر اور خاص قسم کی ٹائیاں اور خاص قسم کے ہیٹس (HATS) تو یہ وہ لوگ ہیں جو اس زمانہ میں اس سے کم لباس کو جہالت سمجھتے تھے۔ اور اپنی قوم کو حقارت سے دیکھا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے جھلا یہ بھی کوئی لوگ ہیں جو دنیا میں بس رہے ہیں اور شلواریں پہنی ہوئی ہیں بیوقوفوں کی طرح اور جو غنے پہنے ہوئے ہیں اور احمقانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پگڑی کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن جب مغربی قوموں نے یہ باتیں شروع کیں تو انہوں نے حد سے زیادہ بے ہودہ اور لٹو لباس اختیار کر لیا۔ اور یہ ان کے لئے فخر کا نشان بن گیا۔ انہوں نے آزادی سے یہ کیا ہے۔ وہ غلام نہیں تھے۔ ان کی آزادی نے ایک غلط رستہ اختیار کر لیا۔ انہوں نے آزادی کا یہ مطلب سمجھا کہ اب ہم آزاد ہیں دنیا جہاں کی ہر ہیئت اختیار کرنے پر۔ اور ہر گندگی اختیار کرنے پر اور ان کی آزادی کا جب اس رستے پر چلی تو غلام لوگوں نے ان کی پیروی ان رستوں پر بھی شروع کر دی۔ پس حقیقت یہ ہے کہ

### دونظریات کی جنگ

ہے۔ اس کو سمجھنا پڑے گا۔ یا وہ رعب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا اور آپ کو ایک ایسا معاشرہ بخشا جو دنیا کے رعب سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور یا وہ دنیا کا رعب ہے جو جہاں چاہے گا، آپ کو لئے پھرے گا۔ کوئی اس میں مقام نہیں ہے، کوئی اس میں منزل نہیں ہے۔ کوئی رخ معنی نہیں ہے۔ جس طرف وہ آزاد تو میں اپنے دماغ کے پھرنے کے نتیجے میں پھر جانے کا فیصلہ کریں گی آپ لوگ ان کے پیچھے پیچھے پھریں گے۔ اور اس وقت وہ معاشرہ ایسی گندگی میں داخل ہو چکا ہے کہ سوائے دکھوں کے اس کا اللہ کوئی انجام نہیں رہا۔ ان قوموں میں اندرونی طور پر بڑی تیزی سے یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ ہماری کوئی زندگی نہیں۔ لذت کی تلاش ان کو ایسی بھیانک جگہوں پر لے جا چکی ہے کہ وہاں لذتوں کی بجائے گمراہی ہے اور اس کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ مغربی قوموں نے اس آزادی کے نتیجے میں لذت یابی کے ایسے خوفناک طریق سیکھے ہیں کہ انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک SADISM ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک جانوروں کی طرح کسی کو مارو نہیں اور تقریباً ادھ موانہ کر دو اس وقت تک نہ جنسی لذت اس میں پیدا ہو سکتی ہے اور نہ اس میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اب لذت یابی کا ایک یہ تصور ہے۔ کچھ SADISM پر رتبے اب اس نے ایک اور شکل اختیار کر لی ہے کہ جب تک چھوٹے بچوں کو ہوس کا نشانہ نہ بناؤ اس وقت تک تمہیں کوئی جنسی لذت حاصل نہیں ہوگی۔ جب بچہ امریکہ کے موجودہ اعداد و شمار کے مطابق دہائی کی آبادی کے ۳۰ فیصد لوگ بچوں پر







انہوں نے پوچھا کہ CHANCE پر کوئی جگہ مل سکتی ہے؟ یعنی اتفاقاً کچھ لوگ رہ جاتے ہیں تو اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اتنا RUSH ہے کہ CHANCE پر بھی سینکڑوں آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس جگہ کے آخر پر اگر ہم ان کا نام لکھ لیں تو پھر بھی شاید کئی دن کے بعد بازی آئے۔ یہ اس وقت RUSH کی حالت تھی۔ تو انہوں نے کہا پھر تو رُوہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم چند دن ٹھہرو۔ تمہاری سیٹ بک کروا دیتے ہیں۔ جب باری آگئی چلے جانا میں نے ان سے کہا کہ آپ کی یہ سوچ ہوگی، ٹھیک ہے اور اس پر میں اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے

### حضرت صاحب کا حکم

ہے کہ تم نے کل ضرور پہنچنا ہے۔ اس لئے میں نے تو ضرور جانا ہے۔ انہوں نے کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم جا ہی نہیں سکتے۔ میں نے کہا سوال بے شک نہ پیدا ہوتا ہو۔ میں نے ایرپورٹ پر جانا ہے۔ کوشش کرنی ہے پھر اللہ کی جو مرضی، مگر یہاں میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا کہ خدا تعالیٰ کا خلیفہ مجھے حکم دے کہ تم پہنچو اور میں آپ کے ساتھ بیٹھا آرام سے انتظار کرتا رہوں۔ کہ جو کوشش کرنی تھی کر لی۔ CHANCE ہے، وہ بھی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ کوشش تو کرنی چاہیے۔ خیر میں جب صبح روانہ ہوا تو سب نے مذاق سے ہنس کر کہا کہ ہم تمہارا ناشتہ پر انتظار کریں گے۔ واپس آکر ناشتہ ہمارے ساتھ کرنا۔ میں ایرپورٹ پر گیا۔ انہوں نے کہا سیٹ ملنے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ میں نے کہا بہت اچھا، نہیں ہے تو میں یہاں کھڑا رہتا ہوں۔ میں نے کہا CHANCE؟ انہوں نے کہا CHANCE کا بھی کوئی سوال نہیں میں نے کہا کوئی حرج نہیں۔ میں انتظار کرتا ہوں۔ دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ میں ابھی انتظار کر رہا تھا کہ اتنے میں وہ جو رجسٹر ہوتا ہے وہ انہوں نے بند کیا۔ اور CALL دی کہ جہاز چلنے والا ہے۔ مسافر سوار ہونے کے لئے چلے جائیں۔ چنانچہ رجسٹر PACK کر کے روانہ ہو گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایسا یقین ڈال دیا تھا کہ میں نے جانا ہی جانا ہے، میں وہیں کھڑا رہا۔ ایک نوجوان لڑکا میرے پاس دوڑتے ہوئے آیا۔ اور کہنے لگا آپ کو لاہور کے لئے ٹکٹ چاہیے؟ میں نے کہا ہاں مجھے چاہیے۔ کہنے لگا میرے نام کا ہے۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں میرے نام پر سفر کرنے میں۔ میں نے کہا، نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں نے اسی وقت اس کو پیسے دیئے۔ باوجود اس کے کہ اعلان ہوتا تھا کہ جہاز پرواز کرنے والا ہے۔ رجسٹر وغیرہ PACK کر کے بہاڑ کے عملے کے لوگ روانہ ہو چکے تھے۔ میں نے اس کو پیسے دیئے۔ اور ٹکٹ لے لیا۔ کیونکہ پاکستان میں اگر کوئی آدمی (INTERNAL FLIGHT) اندرون ملک پروازوں میں جہاز MISS کرے تو اسے کافی جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ بے چارا گھبرایا ہوا تھا۔ خیر میں کھڑا تھا کہ اتنے میں جہاز کے عملے کا ایک آدمی دوڑتے ہوئے آیا۔ اور کہا ایک سواری کم ہے۔ کوئی مسافر بیچھے تو نہیں رہ گیا۔ میں نے کہا میں ہوں۔ اس نے میرا سامان پکڑا اور کہا یہ ساتھ ہی چلے گا۔ کیونکہ اب الگ لوڈ کرنے کا وقت نہیں ہے۔ چنانچہ سوٹ کیس ہاتھ میں پکڑا۔ اور ہم دوڑتے دوڑتے جہاز میں سوار ہوئے اور روانہ ہو گئے۔

اب یہ جو واقعہ ہے کوئی دنیا دار آدمی ہزار کوشش کرے اس کو اتفاق ثابت کرنے کی۔ لیکن جس پر گزرا ہو وہ اسے کیسے اتفاق سمجھ سکتا ہے، اس کو

### سو فیصدی یقین

ہوں۔ لیکن اب یہ جو ذکر چلا معجزہ کا اور خدا کی اطاعت کا تو مجھے خیال آیا کہ احباب کو ایک ایسا واقعہ بتاؤں جس سے آپ کو اندازہ ہو کہ اطاعت کے نتیجے میں خدا تعالیٰ دوسری چیزوں کو انسان کا غلام بنا دیتا ہے۔ اور خدا کا یہ سلوک نظر آتا ہے۔ چنانچہ یہ جو اطاعت ہے ضروری نہیں کہ یہ براہ راست اللہ کی اطاعت ہو۔ یہ اطاعت بعض دفعہ خدا کے مقرر کردہ خلفاء کی یا ان کے مقرر کردہ اُمراء کی اطاعت ہوتی ہے، بعض دفعہ ان اُمراء کے مقرر کردہ چھوٹے چھوٹے عہدیداروں کی اطاعت ہوتی ہے یہ بھی اللہ کی اطاعت بن جاتی ہے۔ اس لئے جب میں آپ سے کہتا ہوں کہ اطاعت کرنا سیکھیں اور خدا کی اطاعت کرنا سیکھیں تو مراد صرف یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو فرمایا ہے وہی اطاعت ہے۔ خدا تعالیٰ کے نظام کو چلانے کے لئے جو بھی خدا کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اس کی اطاعت بھی خدا کی اطاعت بن جاتی ہے۔ اس کے مقرر کردہ عہدیداران کی اطاعت بھی خدا کی اطاعت بن جاتی ہے۔ اور یہ مضمون آگے تک چلتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ تکبر سے یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ تو چھوٹا آدمی ہے۔ ہم اس کی بات نہیں مانیں گے۔ ہاں خلیفہ وقت کی بات مان لیں گے۔ اس کی بیعت کی ہے۔ حالانکہ وہ اس رُوح کو سمجھتے نہیں، میں کہ خلیفہ وقت کی پھر کیوں مانو گے وہ بھی تو ایک انسان اور حقیر انسان ہے۔ پھر تم براہ راست خدا سے کہو کہ وہ تم سے کلام کیا کرے۔ اور تمہیں براہ راست ہدایت دیا کرے۔ اگر تمہارے اندر اتنا تکبر ہے تمہاری اتنی شان ہے تو پھر خلیفہ وقت کے نمائندہ کی بات بھی نہ مانو بلکہ اس کی بھی نہ مانو، پھر نبی کی کیوں مانو گے وہ بھی تو ایک انسان ہے، پھر تو براہ راست اللہ سے مطالبہ ہونا چاہیے کہ اے خدا! تو خود ہمیں بتا کر کیا کرنا ہے۔ تب ہم مانیں گے۔ ورنہ کسی انسان کی نہیں مانیں گے۔ اور اگر یہ حرکتیں کریں گے تو اسی کا نام قرآن کریم شیطانت اور ابلیسیت رکھتا ہے۔ اس لئے جس اطاعت کے بدنہ چل لیتا ہے وہ

### اطاعت کوئی معمولی چیز نہیں ہے

اس کے اندر بڑی گہری رُوح ہے۔ اس میں تو انسان سب سے پہلے اپنے نفس سے آزاد ہوتا ہے۔ تب جا کر اطاعت کرتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نفس کا غلام ہو اور اللہ کا مطیع ہو۔ یہ دونوں چیزیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔ چنانچہ میں آپ کو جو مثالیں دے رہا تھا کہ اطاعت آپ کو آزاد کرتی ہے۔ دوسری چیزوں سے۔ اور دوسری چیزیں آپ کو آزاد کرنا نہیں کہنے دیتیں۔ یہ اس کی مثال ہے۔ سب سے پہلے نفس کو پاک کرنا پڑے گا۔ اپنے ضمیر کو آزاد کرنا پڑے گا کہ میں صرف اللہ اور اللہ کے سامنے جھکتا ہوں۔ اور خدا کی نمائندگی میں اگر مجھ سے بہت ہی بدنی آدمی بھی مجھ پر حکام مقرر ہو تو میں اس کے سامنے بھی جھکوں گا۔ یہ ہے اسلامی اطاعت کی رُوح۔ اگر اس کی تربیت مل جائے تو اس اطاعت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بعض نعم انسان کو بہت سے معجزات دکھاتا ہے۔ اور یہ بتانے کے لئے اور یقین پیدا کرنے کے لئے کہ میری خاطر تم نے کیا ہے، میں تمہاری خاطر دنیا کو تمہارا غلام بناؤں گا۔ میں اس کی ایک چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک وفد مشرقی پاکستان بھیجا۔ جس میں میں بھی شامل تھا۔ وہاں سے واپسی پر مجھے کراچی میں رُوہ سے حضور کافون پر یہ پیغام موصول ہوا کہ پہلی فلائیٹ پر یہاں پہنچ جاؤ۔ رپورٹ کا انتظار تھا۔ ہمارے بھائی صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بھی تھے۔ اور ہمارے ایک اور بھائی کرنل مرزا داؤد احمد صاحب جن کے ہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے فون پر پتہ کیا تو بتایا یہ گیا کہ اس دن کی ساری (FLIGHTS) پروازیں BOOKED ہیں۔ صبح کی FLIGHT کا تو سوال ہی نہیں۔ اور جب

بَصْرَةَ رِجَالٍ نُوْحِي اِلَيْهِمْ مِنَ السَّاءِ  
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں  
ہم آسمان سے وحی کریں گے!  
(ابہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادر سٹاکسٹ جیون ڈریسینر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۵۶۱۰۰ (اٹلیہ)  
پروپرائیٹرز: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294



ہے کہ ان سارے واقعات کی یہ (CHAIN) زنجیر جو ہے، یہ اطاعت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام تھا۔ اللہ تعالیٰ بہ بتانا چاہتا تھا کہ یہ ہوائی جہاز اور ان کے عملہ وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ تم اگر میرے غلام بننے ہو تو یہ تمہارے غلام بن جائیں گے۔ تمہارے لئے حالات تبدیل کئے جائیں گے۔ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات تھی۔ لیکن جس کے ساتھ یہ بات گزرے اس کی زندگی پر یہ بہت گہرا اثر ڈالتی ہے۔ اتنا گہرا اثر کہ ہمیشہ کے لئے دل پر اللہ کا پیار اور اس کا احسان نقش ہو جاتا ہے۔ پس میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ آپ کیوں ان تجربوں میں سے نہیں گزرتے جب تک آپ ان تجربوں میں سے نہیں گزرتے، آپ اللہ کو نہیں پاسکتے۔ اگر آپ اللہ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو خدا تعالیٰ سے پیار اور محبت کا اتنا گہرا اور اتنا کامل اور اتنا غیر متزلزل تعلق پیدا کرنا پڑے گا کہ دنیا کی کوئی صورت حال آپ کے ارادہ کو بدل نہ سکے۔ آپ عزت کے ساتھ سسر اٹھا کر ہر جگہ گھومیں پھریں۔ اور محسوس کریں کہ آپ آزاد ہیں۔ اور یہ لوگ غلام ہیں۔

### ایک بڑا دلچسپ واقعہ

ہوا۔ وہاں ہر سال یکم جنوری کو لوگوں کی جو حالت ہوتی ہے وہ آپ نے سنی ہوگی۔ رات بارہ بجتے ہیں۔ اور بے حیائی کا ایک طوفان لوگوں پر اٹھاتا ہے۔ اس وقت ہر شخص کو آزادی ہوتی ہے۔ وہ جس کو چاہے گلے لگائے۔ اور پیار کرے۔ خواہ وہ کتنا گنہگار ہی کیوں نہ ہو، اس کے منہ سے شراب کی بدبو آتی ہو۔ یا اور کئی قسم کی غذا ختمیں لگی ہوں۔ خیر رات کے بارہ بج رہے تھے۔ میں بوسٹن کے ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں وہاں کسی کام کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس وقت فارغ ہو کر واپس گھر جا رہا تھا۔ تو جس طرح دوسرے احمدیوں کو یہ خیال آتا ہے کہ ہم سال کا نیا دن نفل سے شروع کریں۔ اسی طرح مجھے بھی یہ خیال آیا۔ چنانچہ میں نے وہاں نفل پڑھنے شروع کر دیے۔ کچھ دیر کے بعد مجھے یہ احساس ہوا کہ میرے پاس ایک آدمی کھڑا رو رہا ہے۔ اور وہ بھی اس طرح رہا ہے جس طرح بچے ہچکیاں لے لے کر روتے ہیں۔ میں اگرچہ اس حالت میں نماز پڑھتا رہا لیکن توڑی سی - DISTUR BANCAS ہوتی کہ یہ کیا کر رہا ہے۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو جب میں اٹھ کر کھڑا ہوا تھا تو وہ دور کر میرے ساتھ بیٹھا گیا۔ اور میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ میں نے کہا، کیا بات ہے، میں تو آپ کو جانتا نہیں۔ اس نے کہا آپ نہیں مجھے جانتے لیکن میں آپ کو جان گیا ہوں۔ میں نے کہا آپ کا کیا مطلب ہے۔ اس نے کہا کہ سارا لنڈن آج نئے سال کے آغاز پر خدا کو مہنگلانے پر تیار ہوا ہے۔ اور ایک آدمی مجھے ایسا نظر آ رہا ہے جو خدا کو یاد رکھنے پر تیار ہوا ہے۔ میں کیسے آپ کو نہ پہچانوں۔ غرض اس چیز نے اس پر اتنا گہرا اثر کیا کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وہ بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر رونے لگ گیا۔

### آپ کی اصل آزادی

خدا کی یاد میں ہے۔ دوسری ساری دنیا غلام ہے اپنے رسم و رواج کی، شیطانیت

کی، جذبات کی اور اپنی ہوا ہوس کی۔ لیکن یہ آپ میں جنہوں نے خود بھی آزادی سے پھرنا ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی آزادی بخشی ہے۔ اگر آپ ان کے معاشرہ سے متاثر ہو گئے۔ اور ان کے غلام بن گئے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کون نام لیوا ہو گا جو ان کو آزادی بختے گا۔ آپ ہی نمائندہ ہیں۔ اس لئے عظمت کردار پیدا کریں۔ اپنے اللہ سے تعلق جوڑیں۔ وہ آپ کے لئے پھر معجزے دکھائے گا۔ پھر آپ کو یہ پوچھنا نہیں پڑے گا کہ معجزہ کیا ہوتا ہے۔ پھر آپ لوگوں کو یہ بتائیں گے کہ معجزہ کیا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ جو مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں سنگ بنیاد رکھنے کا دن ہے اس کو اپنے لئے فیصلہ کن دن بنالیں۔ یہ عہد کریں کہ اب چاہے باہر سے کوئی مبلغ آئے یا نہ آئے آپ اسلام کے لئے مبلغ بنیں گے۔ آپ نے ان لوگوں کی کایا پلٹنی ہے۔ آپ نے ان کے معاشرہ میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ آپ نے ان سے آزاد رہ کر پھرنا ہے۔ اپنی عورتوں کو سنبھالیں۔ اپنی بچیوں کو سنبھالیں ان کے چہرے پر ان کی نظروں میں بعض دفعہ ایسی بے اعتنائی نظر آتی ہے کہ جس سے انسان ڈرتا ہے۔ ایک ایسا اطمینان نظر آتا ہے دنیا پر اور دین سے ایسی لاپرواہی نظر آتی ہے کہ وہ مستقبل کے معاملہ میں انسان کو خوفزدہ کر دیتی ہے۔ اصل اطمینان وہی ہے جو دین کی پیروی کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے۔ جو لوگ دنیا پر مطمئن ہونے لگ جائیں خدا اور خدا کا دین ان کے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ وہ پھر اپنے لئے کوئی اور خدا بنا لیتے ہیں۔ اس لئے اپنے بچوں کی حفاظت کریں۔ اپنی بیویوں کی، اپنی بیٹیوں کی، اپنی بہنوں کی حفاظت کریں۔ اپنی ماؤں کو سمجھانا پڑے تو ان کو بھی سمجھائیں کہ تم خدا کے بچے ہو۔ اللہ سے پیار کرو۔ اور اس بات کی حفاظت کرو کہ خدا تمہیں بھی بھی اور ان کی غلامی میں نہ جلائے دے۔

### تم سب دعائیں کرو

کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری چیزیں دعاؤں سے ملتی ہیں۔ اب تمہیں بہت کثرت سے دعائیں کرنی پڑیں گی۔ آج میں نے بہت دعا کی ہے۔ خاص طور پر آپ سب کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جس کا آج سنگ بنیاد رکھا جانے والا ہے، ایسے لوگوں سے آباد کرے جو مسجد کی آبادی کا حق رکھتے ہیں۔ جن کو مسجدیں آباد کرنا آتا ہے۔ جن پر خدا کے پیار کی نظریں پڑتی ہیں۔ اور دن برون یہ آبادی پڑھتا رہے اور جلد وہ وقت آئے جب یہ مسجد آپ کو چھوٹی نظر آنے لگے۔ پھر یہ فکر پیدا ہو کہ اس مسجد کو کس طرح بڑھانا ہے۔ اس لئے اس مسجد سے سنگ بنیاد رکھنے کے وقت سے آپ سب کی ذمہ داری غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے۔ اب آپ سب دعا کرو

### خدا کے نمائندہ

ہیں۔ آپ ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی عبادت کا حق ادا کیا ہے اور عبادت کو قائم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(منقول از افضل ۲۲ نومبر ۱۹۸۳ء)

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“

(اللہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان، ساری مارٹے، صلاح پور، کٹک (اٹلیس)



# لجنہ امانہ اللہ فی سکرٹس

## حضرت سید مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب

یورپ سے ہائے بسے والہ احمد کے خواتینے کو کارآمد نصائح

حضرت سید مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ امانہ اللہ مرکز یہ گزشتہ دنوں ذاتی دورے پر یورپ و امریکہ تشریف لے گئی تھیں۔ اس دوران حضرت سیدہ موصوفہ نے ۳ جولائی ۱۹۸۳ء کو لجنہ امانہ اللہ سکرٹس (مغربی جسٹس) سے جو خطاب فرمایا وہ افسادہ احباب کے لئے ذیل میں درج ہے۔ (ادارہ)

آپ اپنے فرائض سے غافل نہ ہوں ہو رہی ہیں۔ ایک احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے سب سے بڑا فرض تو آپ کا یہ ہے کہ جہاں آپ عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ سے کبھی غافل نہ ہوں یعنی آپ کا دنیا کھانا۔ اس ملک میں نوکری کرنا آپ کو ان فرائض سے غافل نہ کر دے جو بحیثیت مسلمان آپ پر فرض ہیں۔ نماز، ذکر الہی وغیرہ اس میں غفلت نہ ہو۔ وہاں آپ کا ظاہر بھی مسلمان ہی نظر آئے۔ آپ یہاں کے رہنے والوں کے طور پر سیکھ کر ایسی شکل نہ اختیار کریں جو ایک مسلمان عورت کا طریق نہیں۔ پھر اس ملک میں رہتے ہوئے آپ پر یہ بھی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اس بات کی نگرانی رکھیں کہ آپ اور آپ کے خاوند صحیح طور پر جماعت کی خدمت کر رہے ہیں یا نہیں؟ آپ کا مالی قربانی کا معیار آپ کے وقت کی قربانی کا معیار وہی ہے جو ہونا چاہیے؟ آپ کی یہ بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس ملک میں رہتے ہوئے اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا  
أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا لَا  
(تحریر: ۱۴)

اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو جلاکت سے بچاؤ۔

ہر وقت نظر رکھیں کہ آپ کے بیٹے اور بیٹیاں بگڑ تو نہیں رہیں۔ مغربی دنیا کی بظاہر جگمگاتی لیکن اندر سے اچھی سی دنیا کو دیکھ کر سب سے بڑی غلطی تو مل باپ یہ کرتے ہیں کہ بچوں کو سکولوں میں بھجوا کر غافل ہو جاتے ہیں۔ اپنی زبان نہیں کھاتے جب تک آپ جس ملک میں رہیں گے، آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی زبان سیکھیں۔ تاہم ان کے رہنے والوں پر اپنا نقطہ نظر واضح کر سکیں۔ مگر اپنی زبان ہر حال میں کھانی چاہئے۔ ورنہ مرکز سے تعلق قائم نہیں رہ سکتا۔ ہمارا باریک نظر لٹریچر اردو میں ہے۔ فارو نہیں آئے گی تو بڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر سہلہ کے اخبار نہیں پڑھ سکیں گے۔

ان مغربی ممالک میں جو آزادی ہے جس نے اخلاقی اقدار کو ختم کر کے رکھ دیا ہے اس سے خود بچنا اور اپنی نفسی کو بچانا آپ کا فرض ہے۔ جب تک دین کی محبت الازمہ دنوں میں پیدا نہیں کریں گے غلط اور صحیح کا تصور ان کے دلوں میں پیدا نہیں ہوگا۔ وہ پھر یہاں

لئے کہ اس کی قربانیوں کا معیار کیا ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں خود ماں باپ کی عزت کرنے اور ان کی خدمت کرنے کی تاکید فرماتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے قدموں کے نیچے جنت قرار دی ہے۔ بھائی بہنوں سے محبت اور ان کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے۔ خاوند کو بیوی سے نیک سلوک کرنے کا اور بیوی کو خاوند کے حقوق ادا کرنے کا حکم ہے۔ اولاد کی عزت کرنے ان کی اعلیٰ تربیت کرنے اور ان کا ہر لحاظ سے خیال رکھنے کا حکم ہے۔ روپیہ کمانے سے منع نہیں کیا۔ مکان بنانے سے منع نہیں کیا۔ ہمدردی جماعت کو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ وسیع مکانک کا حکم ہے۔ اس لئے مکانوں میں وسعت دو تاکہ جہاں ٹھہریں۔ ہر محبت اپنی جگہ ہے۔ خدا سے خدا کی شان کے مطابق محبت کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول کی شان کے مطابق۔ والدین سے ان کے درجہ کے مطابق۔ اولاد سے اس کے تعلق کے مطابق۔ غرضیکہ ہر ایک کے درجہ کو مد نظر رکھا جائے۔ اور کہیں بھی ان مذکورہ بالا کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اس کی راہ میں کوشش اور قربانی کرنے سے نہ ٹکرائے اگر کہیں ایسی محبتیں خدا تعالیٰ کی محبت سے ٹکراتی ہیں اور اس کی راہ میں قربانی دینے میں حائل ہوتی ہیں تو پھر ان محبتوں کو قربان کرنا ہرگز۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو ترجیح دینی ہوگی۔

آپ سب اس معیار کو اپنے سامنے رکھیں۔ آپ میں سے اکثریت پاکستان سے یہاں آ کر آباد ہوئی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے رزق کا وہ دروازہ کھولے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مال میں برکت ڈالی ہے۔ مگر آپ اس بات کا جائزہ لیتی رہیں کہ اتنی دوراں

کی توفیق عطا فرمائی۔ ظاہری لحاظ سے بہت فضل کیا۔ اور دنیاوی نعمتوں کی فراوانی عطا کی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا پیار وہی حاصل کرے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی دی ہوئی نعمتوں کو خرچ کرے گا۔ زیادہ سے زیادہ قربانی دے گا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قربانی کا معیار کیسا ہے جس پر ایک احمدی کو پورا اترنا چاہیے۔ تو میری پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ نے قربانی کا معیار خود قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ میں فرماتا ہے:-

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرْتَبِصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

ترجمہ:- کہہ دے اگر تمہارے ماں باپ اور اولاد اور بھائی بہنیں اور بھائی بیوی یا تمہاری برادری اور وہ مال جو تم کھاتے ہو اور تجارت جس کے خراب ہونے سے تم ڈرتے ہو اور روٹس کی جگہیں یا وطن جن کو تم پسند کرتے ہو، خدا اور اس کے رسول اور دین کے لئے کوشش کرنے کی نسبت تم کو زیادہ پسند ہیں تو تم اس وقت تک انتظار کرو جب تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-  
تَبَارَكَ الَّذِي مَدَّ إِلَيْنَا الْمُلْكَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
إِلَّا الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ

ترجمہ:- بہت برکت والا ہے وہ خدا جس کے قبضہ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر ایک ارادہ کے پورا کرنے پر قادر ہے۔ اس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے کون زیادہ اچھا عمل کرنے والا ہے۔ اور وہ غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نظام کائنات کی غرض کو بیان فرماتا ہے کہ اس کائنات میں موت اور زندگی کا سلسلہ اس لئے جاری فرمایا کہ معلوم ہو کون اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صحیح راستہ اختیار کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرتا ہے۔ اور کون اس راستہ پر نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اس کا شکر گزار بندہ نہیں بنتا۔

اسی مضمون کو سورۃ کہف میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:-

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

ترجمہ:- ہم نے دنیا میں اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں پیدا کر کے انسان کو اس میں مقرر کیا تاکہ ہم یہ دیکھیں کہ انسانوں میں سے کون زیادہ خوبصورت عمل کرتا ہے۔ یعنی کون کس قدر خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑے فضل کئے ہیں۔ آپ کو احمدی جماعت میں پیدا کیا۔ یا احمدیت کی نعمت کو قبول کرنے



کے رنگ میں رہتے جائیں گے۔ جو روحانی طور پر گندگیاں یہاں پھیل ہوئی ہیں ان سے بچنا اور اپنے گھروں کا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا آپ کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلکم راع وکلمکم مسئول عن رعیتہ۔ تم میں سے ہر شخص ایک چرواہا ہے جس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس حدیث کی رو سے ہر ماں اپنے بچہ کے متعلق جوابدہ ہوگی۔

پس میری بہنو! اللہ تعالیٰ نے زندگی کی نعمت دی۔ مال دیا۔ اولاد دی۔ سب نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کرو۔ تا اللہ تعالیٰ کی نظروں میں قابلِ قدر وجود گنے جاو۔ سب سے زیادہ اثر انسان کے اخلاق کا دوسروں پر پڑتا ہے۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق اعلیٰ نمونہ ہی غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کو احدیت کی طرف متوجہ کر سکتا ہے کہ ان کی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر کیا انقلاب آیا۔ جیت تک واضح طور پر آپ دوسروں سے ان کو نمایاں نظر نہیں آئیں گی آپ کی بات کا اثر بھی نہیں ہوگا۔ نیز بہت ضروری ہے کہ آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو جو آپ قرآن کی خوبیاں تعلیم اخلاق کے متعلق لوگوں کو بتائیں خود آپ اور آپ کی اولاد میں بھی تو ان کا پایا جانا ضروری ہے۔ اسلام چند عقائد کے مجموعہ کا نام نہیں۔ اسلام تو ایک مکمل نظامِ حیات ہے جس میں ایک انسان کی پیدائش سے مرنے تک کی مکمل ہدایات موجود ہیں۔ ہر شعبہ زندگی کے متعلق راہ نمائی کی گئی ہے۔ جو تعلیم اسلام نے ہر زندگی کے شعبہ کے لئے دی ہے وہ سب مزاہب کی تعلیم سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ اس سے واقف ہوں۔ قرآن پڑھیں۔ ترجمہ سیکھیں۔ آپ کو علم ہو کہ آپ پر کیا فہم داریاں ہیں۔ آپ نے معاشرہ میں کیا کردار ادا کرنا ہے۔ کس کس بات کے کرنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ کس کس بات سے روکا گیا ہے۔ ہم دن میں کئی کئی بار اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ محض اس لئے کہ علم نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی۔ آپ کے احسانات۔ آپ کے اخلاق۔ آپ نے جو تعلیم دی۔ آپ کے ارشادات کا علم ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کی تعلیم کو پھر سے

دوبارہ پھیلانے اور اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب پر غالب کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ جس حد تک آپ کی لیاقت ہے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں آپ کی کتب قرآن مجید کی تفسیر ہیں۔ اور قرآن کی تفسیر سیکھنے کے لئے کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ پھر آپ کے خلفاء کا لٹریچر پڑھیں۔ اور اپنے بچوں کو پڑھائیں۔ اس ملک میں رہتے ہوئے اگر اپنی اور اپنے بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت کا خیال نہ رکھا تو آپ کے وجود احدیت کی ترقی میں روک ثابت ہوں گے۔

پھر آپ کی طرز زندگی اٹھنا بیٹھنا۔ ملنا جلنا سب کچھ قرآن کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیے جو احکام ایک مسلمان عورت کے متعلق اسلام نے دیئے ہیں ان پر عمل ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے تو ایک عورت کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ اپنی زینت کو چھپائے نہ کہ مردوں کے سامنے اپنی زینت کو ظاہر کرتی پھرے۔ یہ کوئی دلیل نہیں کہ اس ملک میں پردہ کرنا مشکل ہے۔ کہیں بھی مشکل نہیں۔ اسلام ساری دنیا کے لئے ہے اور پردہ قرآن کا حکم ہے۔ کیا آپ نے بیعت کرتے ہوئے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی؟ کیا آپ نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ خلیفہ وقت جو نیک کام آپ کو بتائیں گے آپ اس پر عمل کریں گی؟ کیا آپ نے بیعت کرتے ہوئے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور شیر اور نعمت و ابتلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریں گی۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیں گی۔ اور کبھی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریں گی؟ کیا آپ نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ قرآن شریف کی حکومت کو بنگلی اپنے سر پر قبول کریں گی۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیں گی۔

آپ جائزہ لیں اپنا کہ اس عہد بیعت پر آپ کس قدر پوری اترتی ہیں۔ کیا اپنے آئینہ جو آپ کو وہ چہرہ نظر آتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو بنانا چاہتے تھے۔ جو ایک احمدی عورت کا چہرہ ہونا چاہیے۔ اگر نہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو قرآن و حدیث کی تعلیم کے مطابق بنائیں۔ ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کائن نمونہ موجود ہے۔ زندگی کا ہر راہ کے لئے ہدایتیں موجود ہیں ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔ اور دیکھیں کہ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمان تو نہیں بنیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا

کرے کہ اس ملک میں رہتے ہوئے آپ اچھا نمونہ پیش کریں جو دوسروں کی توجہ کھینچنے والا ہو۔ اس

کے بغیر آپ حقیقی رنگ میں داعی الی اللہ نہیں بن سکتیں جو اپنی زندگی کی غرض ہے۔

## مخلیق کائنات کا مقصود۔ سرور کائنات

محمد کی گر رہنمائی نہ ہوتی  
بشر تا بدو در رہنبا خدا سے  
کسبھی بھاگتا ڈر کے باطل نہ حق سے  
جو بہتانا دھارا فیوض نبی کا  
نہ ہوتی اگر ذات اقدس نبی کی  
نہ کفر اور الحاد دنیا سے ملنے  
ملائک پہ اور بن و نوع بشر ہر  
خدا تک بشر کی رسائی نہ ہوتی  
کوئی باہمی آشنائی نہ ہوتی  
صداقت کی جلوہ نمائی نہ ہوتی  
رسالت رسولوں نے پائی نہ ہوتی  
خدا نے یہ دنیا بنائی نہ ہوتی  
زمانے پہ توحید چھاتی نہ ہوتی  
خدا کی عیاں دلربائی نہ ہوتی  
زمیں رہتی ظلمت کا مسکن ہمیشہ  
کہیں صدق کی روشنائی نہ ہوتی

محمد پہ قرآن جو نازل نہ ہوتا  
فدایانِ صدق و صفا کے دلوں پر  
مجھوڑیں پھنسی رہتی ناؤ بشر کی  
کوئی بان سکتا نہ موسیٰ کو سچا  
کبھی بدھ نے مروان پایا نہ ہوتا  
اگر شاہ بطحا نہ مبعوث ہوتے  
تو بطحانے یہ شان پائی نہ ہوتی  
جہاں بھڑکی اس میں بھلائی نہ ہوتی  
کبھی اس کو حاصل بڑائی نہ ہوتی  
یہ دھرتی بھی یوں جگمگائی نہ ہوتی  
یہ شان جمالی دکھائی نہ ہوتی  
غرض گر محمد نہ مبعوث ہوتے  
تو باطل پہ غالب سچائی نہ ہوتی

☆۔ محمد صدا بوتے اسر قسری ایم ایے  
سابق مبلغ اسلام مغربی افسر قیہ و جزائر نجی۔

# میری سرشت میں ناکامی کا نمبر نہیں!

(ارشاد حضرت بابی اسلمہ احمدی علیہ السلام)  
NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX  
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002.  
PHONE: 228666.

محتاج و عیال۔ اقبال چھاپہ خانہ، بنگلہ دیشیہ۔ این روڈ لاہور انڈیا۔ این انٹرنیشنل سٹریٹ



# تیسری آل ہمارا اشٹرا و گجرات احمدیہ مسابروں کا نفرنس کے قیام سے پہلے

## نامور سیاسی اور سماجی شخصیتوں کی خصوصی بیعت نامہ

### مختلف حلقوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہا خوشگن تاثرات کا اظہار

مرسلہ کم مولوی محمد صمد صاحب کو شریعتیہ اخبار ہمارا اشٹرا و گجرات

مرضہ ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے فضل سے جماعت احمدیہ ہمارا اشٹرا و گجرات کو اپنی تیسری کانفرنس کے کامیاب انعقاد کی توفیق عطا فرمائی۔ اس موقع پر نامور سیاسی اور سماجی شخصیتوں کی طرف سے جو خصوصی بیانات موصول ہوئے اور عوامی و صحافتی حلقوں کی جانب سے جماعت احمدیہ کے بارہا خوشگن تاثرات کا اظہار کیا گیا انہیں اتادہ قارئین کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:-

☆ شری رام راؤ ادیک ڈپٹی چیف منسٹر ہمارا اشٹرا نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرسلہ اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:-

”مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم مشن اپنی تیسری کانفرنس بمبئی میں ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو منعقد کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں بہت اچھے سماجی رفاہی کام انجام دے رہی ہے۔ یہ ایک امن پسند جماعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا یہودی انسانی کا پروگرام بہت کامیاب ہوگا۔ اور جماعت احمدیہ اسی طرح سماج کے کمزور طبقہ کی بہبودی کے لئے اپنا پروگرام جاری رکھے گی۔ میں اس تقریب کی کامیابی کی نیک خواہشات چاہتا ہوں۔“

☆ شری پروفیسر ایس۔ ایم۔ آئی اشیر وزیر برائے ریل و رسائل، اذکار اور جیل ہمارا اشٹرا نے اپنے پیغام مرسلہ ۱۲ اکتوبر میں تحریر فرمایا:-

”مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم مشن بمبئی مرضہ ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو ایک کانفرنس منعقد کر رہی ہے مجھے اس مبارک کانفرنس میں شرکت سے بڑی خوشی ہوتی۔ مگر میں پیسے سے ملے شدہ مصروفیات کی وجہ سے اس میں شرکت نہیں کر سکتا ہوں۔“

مختلف مذاہب میں رواداری اور محبت پیدا کرنے میں جماعت احمدیہ نے بڑا ہی مستحسن کارنامہ انجام دیا ہے۔ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے مذہب کو سمجھیں۔ تاکہ سماجی اخوت اور مذہبی رواداری کا ماحول پیدا ہو۔ میں مشن کی ہر نیک کوشش کا خواہشمند ہوں۔“

☆ ڈاکٹر بی رام ہیرے وزیر برائے توانائی، آبکاری، نشہ بندی ہمارا اشٹرا نے ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرسلہ اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:-

”مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم مشن اپنی تیسری سالانہ کانفرنس بمبئی میں ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو منعقد کر رہی ہے۔ ہمارا ملک جسے یہ امتیاز حاصل ہے کہ اپنے اندر مختلف ثقافتیں اور مذاہب لئے ہوئے ہے۔ جو مختلف قومی قدروں اور ثقافتوں کی دہر تخلیق بنتے ہیں۔ اپنے روشن خیال شہریوں کی ہر ایسی کوشش کا ترقیہ کیا جائے گا جو ان تمام رکارڈوں کو ختم کرے۔ جو مذہب، فرقہ اور ذات پات وغیرہ پر مبنی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ترقی کی جہت کو پیدا کرنے میں مدد دے گی۔ جو وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ میں جماعت احمدیہ کا ہر ایسی کوشش کی نیک خواہش کرتا ہوں۔“

☆ مسیکرٹری جناب نائب صدر جمہوریہ ہند نے ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرسلہ اپنے مکتوب میں لکھا:-

”نائب صدر ہند جناب ہدایت اللہ صاحب نے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کا دعوت نامہ ۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کا شکریہ ادا کروں۔ جس میں آپ نے انہیں اپنی تیسری سالانہ کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نائب صدر اس دن پونہ میں ہوں گے۔ لہذا انہیں آپ کی دعوت قبول نہ کرنے کا انوس ہے۔ ان کا پیغام پیش ہے:-

”تمام نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہوں۔“

☆ روزنامہ انقلاب بمبئی میں ایک غیر از جماعت دوست جناب محمد مشتاق انصاری نے ”ذہنی تقلید نوہ“ کے عنوان سے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:-

”جماعت احمدیہ ہمارا اشٹرا و گجرات کی دوروزہ سالانہ کانفرنس ۲۲، ۲۳ اکتوبر کو بمبئی میں منعقد ہوئی اس موقع پر جماعت احمدیہ ہمارا اشٹرا نے ایک نہایت ہی عمدہ پروگرام یہ شروع کیا ہے کہ جھوپڑ بٹی کے غریب و نادار بچوں کو یونیفارم اور سکول کی کتابیں دینا شروع کی ہیں۔ اس سلسلے میں ۲۲ اکتوبر کو Y.M.C.A. ہال میں ایک جلسہ ہوا جس میں بچوں کو یونیفارم دی گئیں۔ اس موقع پر سٹیشن ڈیکوریشن اور دیگر بھی شریک ہوئے۔ اگر ہماری تمام جماعتیں اور انہیں اسی طرح کے

پروگرام شروع کریں تو ہمارے معاشرہ کی شکل ہی بدل سکتی ہے۔ اسی طرح ایک اور پروگرام میں جماعت احمدیہ نے میسر آف بلی کی خدمت میں گوکھی ترجمہ پیش کیا۔ میرا جماعت احمدیہ سے تو تعلق نہیں مگر ان شاندار رفاہی اور تبلیغی امور کی انجام دہی پر جماعت کے افراد کو مبارکباد دینا ہوں۔ اللہ کریم ہم سب کو انسانیت کی خدمت کی توفیق بخشنے۔“

(الفت ص ۳۰، اکتوبر ۱۹۸۳ء)

☆ موقر انگریزی روزنامہ ”انڈین ایکسپریس“ نے ”جھوپڑ بٹیوں میں خواندگی کی مہم“ کے عنوان سے یہ خبر شائع کی:-

”اسٹاف رپورٹر (گجرات اور ہمارا اشٹرا کی احمدیہ جماعت نے جھوپڑ بٹیوں میں رہنے والے بچوں میں تعلیمی رہبودی مہم کا آغاز ہفتہ کے دن کیا۔ اس مہم کی تفصیل بتاتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ویم احمد صاحب نے کہا کہ بمبئی کی تقریباً دس بڑی جھوپڑ بٹیوں میں یہ کام احمدیہ جماعت کے خدام نے ہاتھ میں لیا ہے۔ سینچر کے دن وہ اخبار نویسوں سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ مہم جھوپڑ بٹیوں کے علاقہ میں جاری رہے گی۔ بچوں میں یونیفارم، کتابیں وغیرہ تقسیم کی جائیں گی۔ بلا امتیاز مذہب و ملت سب بچے اس مہم سے فیضیاب ہوں گے۔ تیسری آل ہمارا اشٹرا و گجرات کانفرنس اس شہر میں سینچر کے دن شروع ہوئی۔ ممتاز علماء اور مذہبی رہنما اس دوروزہ کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔“

(انڈین ایکسپریس ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

☆ اخبار ”ڈیلی“ نے ”احمدیہ جلسہ“ کے عنوان سے یہ خبر دی:-

”بمبئی ۲۳ اکتوبر (بذریعہ اسٹاف رپورٹر) آج جماعت احمدیہ کی تیسری آل ہمارا اشٹرا و گجرات کانفرنس شروع ہوئی۔ ایک بھر سے ممتاز علماء اور مذہبی رہنما اس اجتماع میں شریک ہوئے اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دوسرے مذاہب کی تعلیمات پر کل کے اجلاس میں بحث ہوگی۔“

(روزنامہ ڈیلی ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء) (باقی صفحہ ۲۹ پر)

## مذہب

### بکھنور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مظهر نور خدائے دو جہاں بھی ہیں

پھر اس پر جو تخلیق زمین و آسمان بھی ہیں

ہدایت پر انہیں کی ہر کسی کو چاہیے چلنا

یہ رہبر بھی ہیں جاوہر بھی ہیں منزل کے نشان بھی ہیں

انہیں دم سے تو دونوں جہاں کی زیب و زینت

مکان میں رہے یہ زیب فضاءے لامکان بھی ہیں

گنہگار ان امت کو شفاعت کا سہارا ہے

شفیع روز محشر مالک باغ جنان بھی ہیں

شب معراج پہنچے آسمان پر فرط رفعت سے

تعجب کیا جو محبوب خدائے دو جہاں بھی ہیں

بلندی آدمیت کو دی اپنے جہدِ یہیم سے

زمانے کے لئے اک مشعل راہ جنان بھی ہیں

محبت ان کی جنت سے عداوت ان کی دوزخ ہے

زمانے کے لئے پیمانہ سود و زیاں بھی ہیں

غریبوں کا سہارا ہیں وہی دنیا میں اے حامی

مرے نولادو اتے درو قلب بکسیاں بھی ہیں

☆ ڈاکٹر حبیب احمد حامی۔ فتح گڑھ، فرخ آباد (دیوبند)







# حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غیروں کی نظر میں

(۱) امریکن ٹورن میکائل ایچ ہارٹ لکھتے ہیں:-

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت عیسیٰ کے برعکس) مذہبی پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ دنیوی راستہ بھی تھے۔ بلکہ حقیقت میں عرب فتوحات کے لیے پردہ اصل وزیرِ عمر کہ ہونے کی حیثیت میں وہ ہمہ وقت دنیا کے سب سے زیادہ بااثر سیاسی راہنما کا درجہ رکھتے ہیں۔“  
(THE HUNDRED By MICHAEL H. HART, P. 39 - 40.)

(۲) گاندھی جی رقمطراز ہیں:-

”وہ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) روحانی پیشوا تھے بلکہ ان کی تعلیمات کو سب سے بہتر نہیں سمجھتا ہوں۔ کسی روحانی پیشوا نے خدا کی بادشاہت کا پیغام ایسا جامع و مانع نہیں سنا جیسا کہ پیغمبر اسلام نے۔“ (رسالہ ایمان، پی ٹی سنٹر لاہور، اگست ۱۹۳۶ء)

(۳) ڈاکٹر ڈی رائٹ نے کہا:-

”محمد اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دُنیا کے لئے ابر رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس درجہ مستحسن طریق سے انجام دیا ہو۔“ (اسلامک ریویو اینڈ سٹڈیز، انڈیا فروری ۱۹۲۰ء)

(۴) ماسٹر تارا سنگھ جی صدر سنگھ ٹنگ نے لکھا:-

”جب کوئی مجھ سے یہ کہتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تلوار کے زور سے اپنا مذہب پھیلایا تھا تو مجھے اس شخص کی کم فہمی پر ہنسی آتی ہے۔“ (اخبار الامان، دہلی، ۱۴ جولائی ۱۹۳۲ء)

(۵) سٹراپچ جی ویلز مورخ انگلستان لکھتے ہیں:-

”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قبل عربوں کا ذہن دماغ میٹھی پور تھا۔ وہ شامی اور مذہبی باتشات میں مبتلا تھے۔ مگر پیغمبر اسلام کے مبعوث ہوتے ہی ان کی قومی اور نسلی کامیابیوں نے ان میں وہ ولولہ پیدا کر دیا کہ خنور سے ہی ذہن کے اندر ان کے ذہن دماغ میں وہ روشنی اور چمک دکھ پیدا ہو گئی کہ یونانیوں کے بہترین دور کے لگ بھگ پہنچ گئی۔“

(الامان، دہلی بحوالہ سٹار آف انڈیا مئی ۱۹۳۶ء)

(۶) مسٹر ہولڈرسن کہتے ہیں:-

”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پھیلایا ہوا مذہب بالکل واضح اور صاف ہے۔ وہ ایک جامع و مانع عقیدہ ہے جو ایک ہی کتاب یعنی قرآن پاک پر مبنی ہے۔ وہ سختی کے ساتھ توحید کا مذہب ہے۔“ (رسالہ پیشوا، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۹۳۶ء)

(۷) پیشوا کے عظیم بھد مذہب مانگ تو نگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:-

”حضرت محمد کا ظہور ہی انسان پر خدا کی ایک رحمت تھا۔ لوگ کتابی انکار کریں مگر آپ کی اصلاحاتِ عظیمہ سے چشم پوشی ممکن نہیں۔ ہم بڑھی لوگ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔“ (کتاب معجزات اسلام ص ۶۶)

(۸) ولیم میکنیل رقمطراز ہے:-

”رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے اور آخری نبی ہیں جنہیں سب سے زیادہ کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ آپ سے پہلے آنے والے کسی نبی یا بعد میں آنے والے کسی بھی نبی کو کبھی اتنی جلدی اور اتنی عظیم کامیابیاں حاصل نہیں ہوئیں۔“ (کتاب دی رائز آف ویسٹ)

(۹) منٹگری واٹ اپنی کتاب محمد پرافٹ اینڈ سٹیٹس میں لکھتا ہے:-

”محمد کی سوانح حیات اور اسلام کی ابتدائی تاریخ پر جتنا غور کریں اتنی ہی آپ کی کامیابیوں کی وسعت پر حیرانی ہوتی ہے۔ قدرت نے آپ کو وہ مواقع مہیا کئے جو بہت کم مشاہیر کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ کا اپنے زمانے کے مسس تھے۔“ (رسالہ محمد عبدالمعز صاحب صدر مجلس اوصیان لاہور)

پس حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک روشن ثبوت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقیات و روحانیات آپ کی صداقت و حقانیت پر زور گواہ ہیں۔ اس لئے آپ سید ولد آدم رحمتاً للعالمین اور افضل الانبیاء ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا  
فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَبَعَثْ شَان



وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا  
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے  
اُس نور پر خدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں  
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیہ صلی ہے  
نیز فرمایا ہے

بعد از خدا بعشق محمد شہد  
گر کفر این بود بجز اسحت کا فرم  
جان و دلم فدائے جمال محمد است  
غاکم نشار کو چہ آل محمد است  
ابن چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم!  
یک قطره ز بحر کمال محمد است  
ابن آتشم ز آتش جہر محمدی است  
ویں آب من ز آب زلال محمد است

## مرحبا! اے رہبر دنی اہتمام

دم بدم ہوں پیار سے لاکھوں سلام  
آپ پر اے حضرت خمیسہ الانام

آپ کے فیضان ہیں دُنیا میں عام  
مرحبا! اے رہبر دنی اہتمام  
غفور سے لیتے رہتے ہیں آپ کام  
آپ کا اے صاحب والا مقام  
خیر و برکت سے ہے پُر ہر کہ پیام  
ہر ضرورت کا ہوا ہے اہتمام  
چاند تارے اور پھر بدرتام

صاحب مہر نبوت آپ ہیں!!  
اب جو آئیں آپ کے ہی ہیں غلام

انبیاء و اولیاء اور سب کرام  
ہو نزول رحمت باری ملام  
مہدی موعود کو مانیں امام  
جادو حق پر ہوں سب سحر خرام  
امن عالم کا الہی، ہو قیام  
ہر جگہ انسان کا ہو احترام  
سب جہان میں ہو خلافت کا نظام

آپ کے ہی فیض سے ہیں فیضیاب  
نورِ انساں کو ہدایت ہو نصیب  
فضلِ باری سے انہیں توفیق ہو  
ساری قومیں امن سے زندہ رہیں  
غلبہ حق کی گھڑی تڑپ دیکھ ہو  
روم و شام و ہند و یورپ ایک ہوں  
ساری دُنیا امن کا گہوارہ ہو

کلمہ گو ہونے کا مجھ کو فخر ہے

وقتِ رحلت ہو یہی میرا کلام

محتاج دعا: عبد الرحیم راٹھور

# پندرہویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ ٹیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر: ۲۳۲۶۱۷



# تحریک آزادی ہند اور جماعت احمدیہ

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

## ایک جھوٹا پروپیگنڈا

رابطہ عالم اسلامی کی مکہ کانفرنس ۱۹۶۲ء میں احمدیوں کے خلاف پاس شدہ قرارداد کے بعد ہندوستان میں خاص طور پر مسلم پرسن اس بات کو کافی اچھا لگا رہا ہے کہ گویا جماعت احمدیہ انگریزی حکومت کی فرمانبردار رہنے کی وجہ سے آزادی ہند کی مخالفت رہی ہے۔ جس سے حکومت ہند اور ہندوستانی عوام کو یہ تاثر دینا مقصود ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہندوستان کو غلامی کی زنجیروں ہی میں جکڑے رکھنا چاہتی تھی۔ حالانکہ یہ تاثر صریح طور پر غلط اور محض ایک جھوٹا پروپیگنڈا ہے جو ایسے متعصب صحافیوں کی طرف سے کیا جاتا رہا ہے اور اب بھی کیا جاتا ہے جو یا تو جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور اس کے ممالک سے ناواقف محض ہیں۔ یا ان کا مبلغ علم صرف معاندین احمدیت کی چند خریب کارانہ نگارشات تک محدود ہے۔ یا پھر وہ دیدہ و دانستہ عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ہندو مسلم بریں کے اس بین السطو منشاء کی تلمیذ کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہایت ہی اختصار کے ساتھ حقائق کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے۔

## جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر

یہ بات ہمیشہ مد نظر رکھنی چاہیے کہ جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے غیر ملکیتوں سے اپنے وطن کو آزاد کرانا اور اپنے جائز حقوق حاصل کرنا بڑی اہم بات ہے جو قوم کے اخلاق، روحانیت، ذہنی طاقتوں اور جذبہ خودداری کو ترقی دینے کا باعث ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس کے نتیجے میں بدامنی پیدا نہ ہو۔ فتنہ و فساد پیدا نہ ہو۔ قومی اطلاق کو نقصان نہ پہنچے۔ اور اسی لئے حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام نے جماعت کو ہمیشہ یہی تعلیم دی کہ وہ کسی ہڑتال، تحریک عدم تعاون یا بغاوت میں ہرگز شامل نہ ہوں۔ البتہ قانون کے اندر رہ کر اپنے حقوق پر اصرار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہی وہ قومی کیریٹر ہے جس کا درجہ ہے کہ جماعت احمدیوں نے کسی ہڑتال یا اسٹرائیک میں حصہ نہیں لیا۔ یہی اصول انگریزوں کے زور میں بھی تھا اور یہی اصول آزادی ہند

سب سے پہلے اس امر کی وضاحت فرمادی ہے کہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی پارٹی نہیں بلکہ یہ ایک الہی جماعت اور روحانی تحریک ہے۔ جسے خدا کے حکم سے امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو قائم فرمایا۔ اس روحانی اور دینی جماعت کا مقصد اعلیٰ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔ یعنی شریعت محمدیہ کا قیام اور علیہ اسلام کی ہم کو تیز کر کے سارے عالم کو حضرت رسول عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بخش جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

اس کے برعکس بعض مسلمان لیڈر ایسے بھی ہیں جنہوں نے مذہب کی آڑ لے کر سیاسیات میں حصول مقاصد کو اپنا مشن بنا لیا ہوا ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کو بھی اسی سیاست کی عینک سے دیکھتے اور دوسروں کو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی اپنی پردہ دری نہ ہو۔ ایسے لیڈروں اور ان کے ہمنواؤں اور پیروکاروں کا دراصل کوئی بنیادی اصول نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ وقت اور حالات کے بدلتے ہوئے دھاروں کے مطابق اپنے رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی لوگ انگریزوں کے دور حکومت میں ہیں ایک طرف ان کی اطاعت و فرمانبرداری کا دم بھرتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف آزادی ہند کے بعد اپنے آپ کو سب سے بڑا مجاہد آزادی ثابت کرنے میں بھی کوئی شرم محسوس نہیں کرتے!!

لیکن جماعت احمدیہ قرآنی تعلیم کے مطابق یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ حاکم وقت کی بھی اطاعت فرض ہے۔ اور اپنے اس اصول پر اپنے قیام ہی کے زمانہ سے پابند رہا ہے اور اب بھی پابند ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ اور یہ صرف تصوراتی بات نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کا چوراز ہے سالہ ریکارڈ اس پر شاہد ہے۔ اور آج جبکہ جماعت احمدیہ کو بین الاقوامی پوزیشن حاصل ہے، دنیا کے ہر ملک میں پائے جانے والے احمدی قانونی لحاظ سے اپنی اپنی حکومت کے فرمانبردار ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ اعتقاد انگریزی دور میں بھی تھا۔ اور آزادی ہند کے بعد بھی قائم ہے۔ احمدیوں نے دوسرے مسلمانوں کی طرح اس معاملہ میں کسی دورنگی کا نمونہ پیش نہیں کیا۔ بلکہ قائم شدہ حکومت وقت کی فرمانبرداری جماعت احمدیہ کا قومی کیریٹر ہے۔

کے بعد بھی ہے۔ چنانچہ مسٹر محبوبت سنگھ جرنلسٹ نے تحریر کیا:۔

”یہ بات ان (احمدیوں) کے بنیادی اصولوں اور مذہبی عقائد میں شامل ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ اور کسی صورت میں بھی اسٹرائیک، تحریک عدم تعاون یا بغاوت یا غیر قانونی کارروائی میں شامل نہ ہوں“

(ہندوستان ٹائمز کلکتہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۱ء) اور جناب ڈاکٹر شنکر داس مہرہ ایم۔ بی۔ ایس۔ وہی نے گواہی دی کہ:۔

”جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر تعمیری اور اس کا رویہ پابند قانون ہے۔ یہی ایک واحد جماعت ہے جو عدالتی ریکارڈ کی رو سے جرم سے پاک ثابت ہوئی ہے۔ گزشتہ فریقہ دارانہ فسادات (فسادات ۱۹۲۷ء) میں بھی احمدیوں نے اپنے ذمہ دارانہ ذمہ داری اور لوٹ کھسوٹ سے صاف رکھے“

(روزنامہ سٹیشن مور ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء) یہی وہ بنیادی اصول ہے جس کے تحت جماعت احمدیہ نے انگریزوں کی غیر ملکی حکومت سے آزادی کے مطالبہ کے وقت بھی اپنے ہم وطن بھائیوں سے یہی اپیل کی کہ بیشک آزادی کا حصول ہر انسان کا فطری حق ہے۔ لیکن قانون کے اندر رہ کر اس حق کو حاصل کیا جائے۔ ورنہ جب ہمیں آزادی حاصل ہوگی تو آزاد ملک کے عوام بھی اپنے مطالبات منوانے کے لئے اسی قسم کی اسٹرائیکیں اور ستیہ گریں کریں گے۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ نتیجہ اپنے ملک میں دیکھ رہے ہیں۔ حصول آزادی کے اس نظریہ اور اصول میں جو لوگ ہم سے متفق نہ ہوں وہ کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح قانون اور ضابطہ کے اندر رہ کر کارروائی کرنے سے بسا اوقات یا تو ایسی جدوجہد موثر ثابت نہیں ہوتی۔ یا پھر موثر ہو بھی جائے تو اس کا ثمرہ بہت دیر کے بعد ملتا ہے۔ لیکن بہر حال ہمارا موقف یہی ہے کہ ایسی صورتیں اگر حقوق کے حصول میں کچھ تاخیر بھی ہو جائے تو وہ قابل برداشت ہے اور بہتر ہے اس بات

کی نسبت کہ اس عالم مت اثر ہو۔ اپنے اسی اصول کے تحت جدوجہد آزادی کے دور میں جماعت احمدیہ کے دوسرے غنی سیدنا حضرت فرزا بشیر الدین محمد احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے یہی اعلان فرمایا کہ:۔

”لوگ ہمارے دشمن ہیں، مگر ہم کسی کے دشمن نہیں۔ ہم مسلمانوں کے بھی خیر خواہ ہیں اور ہندوؤں کے بھی۔ بلکہ ہندوؤں کے بزرگوں کو سچا تسلیم کر کے مسلمانوں کی نگاہ میں کافر بنتے ہیں۔ سکھوں کے بھی خیر خواہ ہیں کیونکہ حضرت بابا نانک صاحب کو خدا کا ولی اور نہایت نیک انسان سمجھتے ہیں۔ حکومت کے بھی خیر خواہ ہیں کیونکہ نانکسٹوں کا مقابلہ کرتے اور قانون کی پابندی ضروری سمجھتے ہیں۔ کانگریس کے بھی خیر خواہ ہیں کیونکہ ہم ملک کی جائز حد تک آزادی کو ضروری قرار دیتے ہیں“

## آزادی ہند اور جماعت احمدیہ

۱۹۳۲ء کی بات ہے کہ سر سٹیفورڈ کریس ہندوستان آئے اور انہوں نے ہندوستان کی آزادی کا ایک جدید فارمولا پیش کیا جس کی تجاویز اساسی طور پر ناقابل ترمیم تھیں۔ اور اس میں کسی متبادل تجویز کے لئے بھی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے ان فارمولا کو مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے مسترد کر دیا۔ اور کانگریس نے ۸ اگست ۱۹۴۲ء کو سول نافرمانی کی قرارداد پاس کی اور ۹ اگست ۱۹۴۲ء کی صبح کو تمام کانگریسی لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔ کریس مشن کی ناکامی کے بعد ہندوستان اور انگلستان کے درمیان زبردست تعطل پیدا ہو چکا تھا۔ اور باہمی مجھوتہ کے امکانات بھی بظاہر ختم ہو گئے تھے۔ اور عام طور پر یہ سمجھا جا رہا تھا کہ ہندوستان کو آزاد کرنے کا سوال ایک عملی سیاست کے طور پر انگلستان کے سیاسی مبوروں کے سامنے نہیں آ سکتا۔ لیکن محذوش اور سر اسرنا موافقہ حالات میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے انگلستان اور ہندوستان کو باہمی مجھوتہ کی دعوت دی۔ اور انہیں سمجھایا کہ آپس میں صلح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ چنانچہ حضور نے ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ایک انقلاب انگیز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں انگلستان اور ہندوستان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”وقت آ گیا ہے کہ انگلستان“







# ہندو شاستروں کی پیشگوئیوں کے مطابق

## کرشن جی مہاراج کا دوبارہ ظہور کی اوتار کے پیشگوئی

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل دیوبند و تہذیب و تمدن — قادیان

یاد رہے کہ دوسری گائیکہ جیوتی بھارت  
اجیتھانم جو پوجیہ تلم لیر جی ام  
پرانا زمانے میں سادھوؤں کا نشانہ چہرہ شکر تیا  
دھرم سم تھا پانچاٹھائے سمبھومی کے یکے  
(بھاگوت گیتا)

مندر جہرہ بلا شوک شری عید بھاگوت گیتا کے پید  
شن میں خدا تعالیٰ کے اس اس قانون کو بیان کیا  
گیا ہے کہ جب بھی دنیا میں دھرم کا زوال ہوتا ہے  
اور دھرم بڑھ جاتا ہے لوگ پر ماتا کو چھوڑ کر  
برے کاموں میں منوجم ہو جاتے ہیں۔ تب کرشن جی  
اوتار کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ اوتار مصلح اور مددگار  
کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ نیک لوگ جو ان  
کی صحبت میں آتے ہیں ان کی حفاظت کرتے ہیں  
پاپیوں کا ناش کرتے ہیں اور دھرم کو پھر سے قائم  
کرتے ہیں۔ اس فدائی قانون کی نائیک بھاگوت  
پران میں ہر شئی دیاس جی نے نیز رام جی پران میں  
گوسوامی جی اس جملہ لکھی ہے۔

ہندو دھرم شاستروں کے مطابق قرآن نے  
کو چار بگون یعنی ست یک۔ تریا یک اور ایک  
اور کل یک میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ  
ہر ایک یک میں پرانا کے اوتار کا ظہور ہوا ہے۔

کل یک کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس میں  
دھرم کا بالکل زوال ہو جانے سے کلکی اوتار  
ظاہر ہوں گے۔ جو پھر سے دھرم کو قائم کریں گے  
شرعیہ بھاگوت گیتا پران اور دشو پران کے  
مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شرعی کرشن جی دوا پر  
یک کے آخر میں پرکٹ ہوتے۔ اور جب ویروک  
کو بدھارے تب کل یک شروع ہوا۔ حساب کی  
رو سے بکری سمت سے ۲۸۰۰ سال پہلے کل  
یک شروع ہوا۔ (آج کل ۲۰۰ بکری سمت جا  
رہا ہے) کل یک شروع ہونے پر شرعی کرشن جی  
کی شکست اور تعلیم کا اثر ایک ہزار سال تک رہا ایک  
ہزار سال گزرنے پر کل یک لگے پر بھادو کہہ دھنے  
لگا۔ بکری سمت سے ۸۰۰ سال پہلے ہنا اور  
پاپ بڑھنے لگا۔ تب اب سے لگ بھگ ۲۵۰۰  
سال پہلے مندراجہ کے وقت میں بھگوان بدھ کا  
اوتار ہوا۔ جسے شاستروں کے مطابق اوتار مانا گیا  
ہے۔ اس عرصہ میں بھارت و دیش کے علاوہ دیگر  
ملکوں میں بھی انبیاء کے نام کا ظہور ہوا تھا یہ  
سب انبیاء نے کرنام اپنی اپنی امت کیلئے لئے اور  
ان کی تعلیم بھی انہی لوگوں تک محدود تھی۔

الہی علم کے مطابق اب وہ وقت بھی قریب  
آتا ہے کہ تمام ساری دنیا کے لوگ ایک بھارت  
کے مطابق ہونے والے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ  
نے مذہبی کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک  
عالمگیر رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو بھیجا۔ اور آپ کو ایک کامل شریعت عطا  
کی جو تمام انسانوں اور سارے جگہوں اور زمانوں  
کے لئے تھی۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد  
کا ذکر نائیل میں ہے اسی طرح حضرت زرتشت  
نے بھی آپ کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ ویدک دھرم  
شاستروں میں آپ کے آنے کی بھوشیہ وانی  
(پیشگوئی) ان الفاظ میں موجود ہے۔

اسے سب سے پہلے آچار سین مہر  
مہامداتی کھاتا ششیشا کا سھوئیہ

یعنی اسی دوران ایک مسیحیہ آجاری ظاہر  
ہوگا جس کا نام مہامد (محمد) ہوگا جسے نہایت  
سی فساد بوزار اور عبادت گزار شاکر دیں گے  
آگے کی شکوکوں میں اس مسیحیہ آجاری  
کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ آجاری مرو  
سھل دریکتانی علاقہ یعنی عرب کی زمین  
میں ظاہر ہوگا۔ اس کے پیروختہ کرانے والے  
سوں گے۔ وہ اونچی آواز سے ندا کی بھارت  
کے لئے بلانے والے ہوں گے۔ اذان کی طرف  
اشارہ ہے) اسکا پیغام ہندوستان میں بھی  
پہنچے گا اور یہاں کے لوگ بھی حضرت محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم کے عقیدت مندوں میں شامل  
ہوں گے۔

اوپر میں یہ بتا آیا ہوں کہ حضرت محمد صلی  
اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی پیغمبر نبی  
رسول۔ اوتار۔ رشی اور منی اصحاب خلق  
کے لئے مختلف ملکوں میں آئے امدان کے  
ذریعہ جو بھی تعلیم اور شریعت آئی وہ خاص  
قوموں اور خاص وقت کے لئے تھی۔ اور  
حضور کی آمد سے پہلے آمد تمام شریعتیں  
اور مختلف پیغمبروں کی تعلیمات اپنے اپنے  
علاقہ میں جاری تھیں اور ہر قوم کو اپنے اپنے  
نجد اوتار اور پیغمبر کی تعلیم پر چلنے کا حکم تھا۔  
مثلاً۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو حضرت موسیٰ  
علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت پر چلنے کا  
حکم تھا۔ حضرت زرتشت علیہ السلام کی

قوتوں کی تعلیم اور شریعت پر  
چلنے کا حکم تھا۔ حضرت عیسیٰ جو حضرت زرتشت  
کے بعد آئے کے اپنے زرتشت نبی کی شریعت  
اور تعلیم منسوخ نہیں ہوئی لیکن حضرت محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ظہور کے ساتھ ہی حضرت موسیٰ  
حضرت زرتشت حضرت کرشن اللہ تعالیٰ کی ان

سب پر رحمت ہوئی کی شریعتیں اور دھرم و  
دوہان منسوخ ہو گئے۔ اسی طرح ان شریعتوں  
سے ماحول آئے وہ مسیحیوں کی نبوتیں بھی ختم  
ہو گئیں۔ اور دنیا کی ساری مخلوق کو حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا نیز  
آپ کی لائی ہوئی شریعت کو ماننا ضروری ہو گیا  
آپ کو جو شریعت قرآن مجید کی صورت میں دی  
گئی وہ تمام صدقوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں کسی  
قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور اگر کسی انسان  
میں کتنی بھی تبدیلی ہو جائے۔ قرآن مجید اور  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک  
خونے سے ہر قسم کا ہدایت اور اپدیش جن  
کی کسی وقت بھی منسوخ نہ ہوگی۔ میرا آئی رہیں گی  
یہ دعا ہے ایمانے اس لئے کی ہے کہ کتنی  
اوتار کے بارے میں جب اس امر پر غور ہوگا وہ  
کس قوم اور کس جاتی میں آئیگا تو ہم باسانی  
صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں گے۔

اساد فضاحت کے بعد میں کلکی اوتار کے  
بارہ میں وہ اور بیان کرتا ہوں جن کا ذکر نصف  
شاستروں میں ہے۔ واضح ہو کہ شریعہ بھاگوت  
پران کلکی پران۔ برہم پران۔ ہری دیش پران  
کہ گ سھکتا۔ رام چریت و نسی۔ سکند پران  
اور مہا بھارت میں کل یک کے علاوہ تفصیل  
سے لکھے گئے ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل  
ہے۔

مہا بھارت میں لکھا ہے کہ مہاراجہ بدھ شری  
نے مارنڈیہ رشی سے کل یک کے بارہ میں سوال  
پوچھے تو رشی مارنڈیہ نے یہ جواب دیا۔  
"ہے راجن کل یک میں اس سند کا  
کیا ہے۔ وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔  
غور سے سنو ست یک میں دھرم اپنے  
پورن روپ سے قائم ہوتا ہے اس لیے  
جیل کٹ یا کاری نہیں ہوتی۔ تربیت  
یک میں ایک حصہ دھرم اپنے سیر  
جائیت ہے اور دھرم کا ایک پاؤں گر  
جاتا ہے۔ دو اور میں دھرم آدھا رہا

جاتا ہے آدھا دھرم مل جاتا ہے  
اور کل یک آنے پر دھرم دھرت  
دھرم ختم ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں  
انسان دھرم کا بال رچ کر لوگوں کو اوتار  
میں پھینا میں گے۔ پنڈت کہلانے والے  
سیانی کا کھانہ نہیں گے۔ لوگوں کا کرکڑ  
خراب ہو جائے گا۔ برہمن۔ چھتری ویش  
تیب اور سنیہ کا تباہی کے کھنڈ  
کے سماں ہو۔ ایسا ہے۔ لوگ ایک دوسرے  
کا دھن چھیننے کی کوشش کریں گے۔ وندت  
راجاؤں کے کارن پر چاٹیکوں کے  
بو جھنے دب جائیگی۔ برہمن ویدوں  
کے پڑھنے پڑھانے کی طرف توجہ نہیں  
دیں گے۔ لوگوں میں ماما اور پتا کا  
سنا سنا چہرہ رہے گا۔"

ان حالات کے ظاہر ہوئے پر ششٹی اوتار  
ظاہر ہو کر پاپوں کا ناش کریں گے۔ اور دھرم  
کی سستاپا کریں گے۔

پیارے بھائیو۔ ہندو پنڈت اور دووان  
عصرہ ستر چھتر سال سے یہ کہہ رہے ہیں کہ  
شاستروں میں لکھے گئے ایک کے لکھن اوتار  
پورے ہو چکے ہیں۔ اس لئے کرشن جی کو گیتا  
میں کیے گئے وعدہ کے مطابق آنا چاہیے۔ ہندو  
ہندو بھائیوں کا یہ بھی خیال ہے کہ کرشن جی  
ہی کلکی اوتار کے روپ میں آئیں گے۔ چنانچہ  
ہر سال جنم اشٹمی کے موقع پر کرشن جی کو ان کا  
دندہ یاد دلا کر ان سے جملڈانے کی پراختیا  
کی جاتی ہے۔ جیسے پنڈت رام نارائن کہتے ہیں  
"بھگوان اب کے اوتار دھلان کرنے  
کی آواز دے رہے ہیں۔ ۵۰۔ ۵۰ سال سے ہم  
سن رہے ہیں اور بھوشیہ دانتیا بھی  
کی جا رہی ہیں کہ اب بھگوان کا اوتار  
ششٹی اوتار (جی) ہوگا۔ اس کے مطابق  
بھگوان کا اوتار نہیں نہ نہیں ضرور ہونا  
چاہیے۔ نہیں تو کی ہم آشی آشی  
بیٹھے کلکی کی دت نکاتے رہیں گے اور  
اور اپنا جیون سایش کر دیں گے۔ پھر ہی  
طرح تو بھگوان کا جنم نامکن دکھانی  
دیتا ہے۔ اور یہ بھگوان کی بارات بناؤ  
ہو لیا ہے ہی رہے گی۔"

جس طرح ہندو دھرم شاستروں میں کل یک کے  
آنے کا ذکر ہے اسی طرح قرآن مجید نے  
یہ بتایا ہے کہ ایک گوراندھو اور سھت تیرہ  
کا زمانہ آنے والا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے پیشوا  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے  
بعد مسلمان آہستہ آہستہ خراب ہو جائیں گے اور  
۱۰۰ سال گزرنے پر ان کی حالت خراب ہو  
جائیگی تب ان حالات میں حضور رب فرمایا میرا  
ایک شیل ظاہر ہوگا جس کا نام حضور نے امام  
مہدی رکھا۔  
آج مسلمانوں کی پامالی اور خراب حالت



پورا ہو چکا ہے۔ میں ہندو پنڈتوں اور غلاموں سے مبارک میں وہ لوگ جو کس کس کو ایک ہی آئے۔ بالخصوص درجہ اولت کرتا ہوں کہ اس پر ہندو والے کھنکی اور تاری طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی تعلیم کی پیروی کر کے روحانی ترقی حاصل کرتے ہیں

### مقبورہ ہشتی کا نظارہ

پتیبہ فکہ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب کرم چرم و مغفور (غیر مطبوعہ)

کیوں آپ ہی آپ آنسو آنکھوں سے ہوئے جاری  
یہ کس نے گلا گھونٹا کیوں سانس ہوا بھاری

کیوں سینہ میں سوزش ہے کیوں دل میں ہے کاہش کا  
بے ہوشی کا عالم کیوں مجھ پہ ہوا طاری  
زندہ تو ہوں میں لیکن مردوں کی سی حالت ہے  
میں خواب کہوں اس کو یا عالم بیداری

کیا دیکھ لیا میں نے تم عقل ہوئی جس سے  
کیا چین نظر آئی جو لے گئی ہوشیاری  
زندوں میں اگر ہوتا میں یہ بھی سمجھ لیتا  
یہ حسن کا جادو ہے یہ حسن کی عیاری

چھوٹا سا بیچہ ہے پیس میں کھڑا ہوں میں  
سنائے کا عالم ہے ہر سمت یہاں طاری  
اس بزم خوشاں میں کیا ذکر تکلم کا  
بہل ہے تو بے نالہ قمری ہے تو بے زاری

ہر غنچہ تے لب بستہ ہر پھول ہے دل خستہ  
ہر شاخ کو ہے سکتہ ہر پتھر میں خودداری  
اسی محض قدسی کے آداب مرا ہے ہیں  
سعدوم یہاں خنداں موجود یہاں زاری

یہ رعب کا عالم ہے یہ جذب کی حالت ہے  
تھرتی ہے پال اکہ نسبت کی ریاکاری  
یک لذت ہوا غائب دنیا کا ہر اک سودا  
کیا خواہش ہر عزت کیا سودا شہ سواری

کچھ ڈھیر میں مٹی کے یہ جن کا کرشمہ ہے  
یہ جن کی گرانباری ہے تاج سبکداری  
چپ منہ سے سناتے ہیں ماضی کے یہ افانے  
خاموش زبانی پر فہم باقی ہے نقاری

الواح کی تحریریں ہیں صدق کی تفسیریں  
پتھروں کی ہیں تصویریں کیوں ہم کونہ ہوں پیاری  
ہیں سامنے آنکھوں کے مہتاب سے وہ چہرے  
ہیں نورنشاں جن پر اخلاص و وفاداری

اے پتھرے ہو پتھر و پتھر کہ میں آتا ہوں  
ہستی سے خفا ہوں میں جینے سے ہے بیزاری  
رورو کے چنبیلی کے بھولوں سے میں کہتا ہوں  
اے گل تو خر سدم تو بوتے کسی داری؟

اے قبر سیمائی گوہر ہوندا تھو پیسا  
وہ بھی تھا مجھے پیسا تو بھی ہے مجھے پیاری  
نرسہ :- فرحت الدین - سکندر آباد

ہوتے رہے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید اور فرقان نے ہی تعلیم دی ہے کہ ہر قوم اور ہر ملت میں ہادی اور ہادیا ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ہم خدا کی طرف سے آنے والے ان نبیوں اور رسولوں میں جو مختلف رشتوں اور جماعتوں میں آئے ہیں کوئی فرق نہیں کرتے یہ سب کے سب عزت کے قابل ہیں۔ پس اسلام ہی ایسا خراج دل مذہب ہے جس نے تمام پیغمبروں - نبیوں اور پیغمبروں کی عزت کو قائم کیا ہے۔ اور یہی وہ مذہب ہے جس میں اقوام عالم کے موعود اور تکلیفیں ملتی ہیں اور پھر میرے پیارے بھارتیہ نواسیوں - رام کا نام جیسے دلوں - کرشن سے پریم کرنے والوں میں یہ خوش خبری دیتا ہوں کہ پریم پنڈت پرانے اپنی آبیاری اور ہیرانی سے اپنے بگتوں کی رکت کے لئے نادرانہ (پنجاب - بھارت) کی سر زمین میں اپنا گیارن دے کر سنار بکھار کے لئے اپنا اوتار بھجوانے والے وجود کھنکی اور تاری کا روپ دھارن کر کے اور حضرت کرشن نیز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثیل بن کر آیا ہے اس تکلیفی اوتار کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ آپ ۱۸۵۷ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۷۷ء میں آپ نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۸۷۸ء میں آپ نے سیالکوٹ کی سر زمین میں یہ اعلان فرمایا کہ -

”میرا اس زمانہ میں ہذا نقاب کی طرف سے آنا حق مسلموں کی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں ہندوؤں اور عیسائیوں میں فرقہ ریزی کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مبعوث فرمایا ہے جیسا کہ ہے۔ ایسا ہی ہندوؤں کے لئے بطور اوتار ہوں۔ اور میں صرف بیس سال سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دودھ کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں اور ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں مجھے ہوں جو ہندو مذہب کے اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔“

(سیالکوٹ ص ۲۳)

پس وہ تکلیفی اوتار جسکی بڑی شدت سے ہمارے ہندو بھائی انتظار کر رہے ہیں اور پر تازہ سے اس کے آنے کے لئے دعا میں کر رہے ہیں جن وقت پر ظاہر ہو چکا ہے۔ اور حضرت کرشن کا وعدہ - ”یاد ادر مہیہ“ بڑی شان کے ساتھ

کی وجہ سے امام مہدی کے شدید منتظر ہیں اسی طرح عیسائی حضرات عیسے کی انتظار کر رہے ہیں یہودی اور پارسی یا جلا اور شاہ بہرام وغیرہ کی انتظار میں ہیں۔ بڑھ دھرم کرنا سننے والے بودھ کے دوبارہ آنے کی انتظار میں ہیں۔ جو میری کے نام سے آئیگا۔ جس طرح ہندو بھائی آج کے زمانہ کو کل ایک کا زمانہ قرار دے کر کھنکی اور تاری کے منتظر ہیں۔ اسی طرح جملہ مذاہب ولسے موجودہ زمانہ کو تاریک مان کر اپنے موعود کے ثبات سے منتظر ہیں۔ جملہ مذاہب کی پیشگوئیوں پر غور کرنے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مختلف مذاہب کے یہ موعود دراصل ایک ہی وجود ہوگا۔ سندھ سے۔ کرشن اور تاری یا تکلیفی اوتار سے یاد کریں گے۔ عیسائی اس کو مسیح کج نام دیں گے۔ مسلمان اسے امام مہدی کہیں گے۔ بودھ اسے میری کے نام سے یاد کریں گے اور تمام دھرموں کے ماننے والے اسے شردھا اور عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ چنانچہ ایک غیر مسلم شاعر نے یہی نظر پیش کرتے ہوئے آنے والے کھنکی اور تاری کے بارہ میں کہا ہے

قہر کھنک اور آ آ کر امام دجہاں  
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کبیر ظہور  
تو مسلمانوں کا مہدی تو نہ ہرگز کا مسیح  
تو شاہ سکاں پستی تو نہ ہنشاہ طیبور  
میں ادھر بنا آیا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی آمد کے بعد جو بھی سدھارک مصلح یا اوتار آئے  
گا وہ حضرت کی شہریت پر چلنے والا آپ کی اطاعت  
فرما داری کرنے والا ہوگا۔ اسی لئے آنے والے  
کھنکی اور تاری امام مہدی جو حضرت عیسیٰ بدھوں کے  
سینے کا ظہور اسلام دھرم میں ہوگا۔  
اس اوتار اور مصلح کی اسلام دھرم میں ظاہر  
ہونے کی ایک دوری وجہ یہ بھی ہے کہ سبھی دھروں  
دائے یہ مانتے ہیں کہ اس زمانہ میں آنے والے مصلح  
نے اسلئے آنا ہے کہ وہ دنیا میں شانتی اور امن کو  
قائم کرے۔ اگاتے واللہ مصلح اسلام کے  
علاوہ کسی اور دھرم میں ظاہر ہوتا ہے تو سنار  
میں شانتی قائم نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ اگر  
تکلیفی اوتار ہندوؤں میں ظاہر ہوا وہ صرف  
ہندو رشتوں اور نبیوں کا سچا ماننے کا ماتی  
تمام نبیوں - پیغمبروں اور اوتاروں کو سچا تسلیم  
نہیں کرے گا۔ اسی طرح یہودی عیسائی اور  
پارسی مذاہب کا حال ہے۔ لیکن جب آنے  
والے مصلح اور اوتار کا مذہب اسلام ہوگا۔  
تو اسلام کی تعلیم کے مطابق وہ ان تمام نبیوں  
پیغمبروں اور اوتاروں کی عزت کرے گا جو  
مختلف وقتوں میں اور مختلف ملکوں میں ظاہر

وقف جدید کا دروازہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازوں میں سے ہے  
(انچارج وقف جدید قادیان)















شہادت

روایت و روایت

از کرم ڈاکٹر محمد اسلمی صاحب خلیل زبورخ - سوئیٹزر لینڈ

مدائن صالح اور اصحابِ الحج | اردن سے ایک جرمن سفارت کار رقمطراز ہیں کہ سیاحت اور آثارِ قدیمہ کے شوق میں

انہیں سعودی عرب میں حضرت صالح اور ان کی قوم کے آثارِ مدائن صالح میں دیکھنے کا موقع ملا۔ یہ جگہ تبوک سے مدینہ کے راستہ پر واقع ہے۔ ایسے دینی اور تاریخی آثار کو دیکھنے والوں کے لئے نہ صرف سعودی عرب کا ویزا بند اس کے ساتھ سعودی حکومت کی خصوصی اجازت یعنی "تصریح" حاصل کرنی ضروری ہے۔ حضرت صالحؑ آپ کی اونٹنی اور انکی قوم پر اونٹنی کی کوچیں کاٹنے پر عذاب کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر موجود ہے۔ "مدائن صالح" میں آج کل جو لوگ آباد ہیں انہوں نے غیر ملکی زائرین کو بتایا کہ قرآن کریم میں مذکورہ اصحابِ الحجرجن کا ذکر کلام پاک کی سورۃ الحج میں ہے) سے مراد بھی حضرت صالح کی قوم یعنی ثمود لوگ ہیں۔ حضرت صالح کی اونٹنی کے متعلق بھی وہاں ایک عجیب کہانی مشہور ہے جو شاید حقیقت پر مبنی نہ ہوتا ہم اس کا ذکر بھی کر دیا جاتا ہے۔ مدائن صالح کے لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صالح کی اونٹنی میں (جس کی ٹانگیں کاٹنے پر عذاب نازل ہوا) اتنی طاقت تھی کہ وہ ساری وادی کا سارا پانی پی جاتی تھی اور اتنا درد دہ دیتی تھی کہ سارے لوگ اس سے سیراب ہو سکیں۔ لیکن لوگوں کو یہ خوف ہوا کہ یہ اونٹنی ہمارا اتنا پانی پی جائے گی کہ ہماری اپنی ضرورت کے لئے پانی نہیں رہے گا چنانچہ اس خیال سے انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں۔

بنا ممکن کہ یہ حکایت "امریلیات" سے تعلق رکھتی ہو۔ حقیقت یہی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت صالحؑ اس اونٹنی پر سوار ہو کر تبلیغی مسافرتیں طے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس اونٹنی کا ذکر سورۃ الشمس میں "ناقتہ اللہ" مسقیماھا کے الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ حضرت صالحؑ کا انکار کرنے والوں نے آپ کو تبلیغ و ارشاد سے روکنے کے لئے اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں اور اس پر عذاب الہی کے مورد ہوئے۔

وَذَلَّلْنَاهُ فَعَقَرُوهُ وَجَاوَدْنَا مَدْرَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَحَسْرَتُهُمْ اَلَا يَخِفُّ عَقْبَاهَا

تادری مرز خدا نامد بدو - ہتج قوسے را خدا رسوا انکو

برلاس قبیلہ کے افراد ترکی میں | چند روز پیشتر ترکی کا اخبار "ملیت" پڑھتے ہوئے ایک ادارہ "محمد برلاس" کے نام سے دیکھنے میں آیا۔ برلاس امیر تیمور لنگ کا چچا تھا۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا سلسلہ نسب الہی سے ملتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح برلاس نسل سے بعض لوگ ہندوستان میں آکر آباد ہو گئے ان میں سے کئی ترکی میں بھی چلے گئے تھے۔

یوں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وسط ایشیا کے آباء و اجدادوں میں ہی موجود ہیں) برلاس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قادیان کی وجہ تسمیہ بھی اپنی تصنیف سیرۃ مسیح موعود کے ابتداء میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ رقمطراز ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معزز خاندان کا سلسلہ نسب برلاس سے جو امیر تیمور کا چچا تھا ملتا ہے۔ اور جب کہ امیر تیمور نے علاقہ کش پر بھی جس پر اس کا چچا حکمران تھا قبضہ کر لیا تو برلاس خاندان خراسان (جنوبی ایران) میں مشہور اور ہرات کے آس پاس کے علاقہ جات میں چلا آیا اور ایک مدت تک یہیں رہا۔ لیکن دسویں صدی ہجری یا سولہویں صدی مسیحی کے آخر میں اس خاندان کا ایک نمبر مرزا ہادی بیک بعض غیر معلوم وجوہات کے باعث اس ملک کو چھوڑ کر قریباً دو سو آدمیوں سمیت ہندوستان آ گیا اور دریائے بیاس کے قریب کے علاقہ بیت

اس نے اپنا ڈیرہ لگایا اور بیاس کے نوسیل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بسایا اور اس کا نام اسلام پور رکھا یعنی اسلام کا شہر) چونکہ آپ ایک نہایت قابل آدمی تھے۔ دہلی کی مغلیہ حکومت کی طرف سے اس علاقہ کے قاضی مقرر کئے گئے۔ اور اس عہدہ کی وجہ سے آپ کے گاؤں کا نام بجائے اسلام پور کے اسلام پور قاضی ہو گیا یعنی اسلام پور جو قاضی کا مقام ہے اور بگڑتے بگڑتے اسلام پور کا نام تو بالکل مدٹ گیا اور صرف قاضی رہ گیا جو پنجابی تلفظ میں قادی بن گیا اور آخر اس سے بگڑ کر اسے گاؤں کا نام "قادیان" ہو گیا (صفحہ ۲)

اللہ اللہ! اس مغل قاضی کی اولاد سے ایسا عظیم الشان امام ظہور میں آتا مقدّم تھا جس کے متعلق حدیث شریف میں روایت ہے کہ "یصلیٰ الأرض عدلاً و قسطاً کما صلاّت ظلماً و جوراً" یعنی امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں زمین ظلم و نا انصافی سے جتنی بھری ہوئی ہوگی اتنا ہی حضرت مہدیؑ اس میں عدل و انصاف قائم فرمائیں گے۔ دنیا چاہے سرمایہ داری اور اشتراکیت کے بے انصاف شیعوں میں کتنی ہی دادرسی طلب کرے۔ اصل حق و انصاف وہی ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنی تصانیف (بالخصوص الوصیہ) میں قائم فرمائیں گے۔

اب پھر میں فضاؤں میں تغیر کی علامات اب پھر کوئی ہنگامہ بیا ہو کے رہے گا بے درد جفا پر کف افسوس ملیں گے مظلوم شناخوان وفا ہو کے رہے گا تحصیل مقاصد میں عقیدوں سے نہ کھیلو یہ خام نشانہ ہے خطا ہو کے رہے گا (احسان دانش)

کشمیر میں قبر مسیح پر دو کتابچے | مغربی جرمنی سے جرمن زبان میں حضرت مسیح ناصری کے سفر کشمیر اور سرینگر میں آگے بڑھنے سے متعلق دو قابل قدر تصانیف شائع ہوئی ہیں۔ جن میں ایک HOLGER KERSIEN کی تصنیف ہے اور ۱۹۸۳ء میں میونخ سے JESUS LEBTE IN INDIAN یعنی حضرت عیسیٰ ہندوستان میں رہا کرتے تھے کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف اس ریسرچ کے ضمن میں خود کشمیر گئے اور وہاں پروفیسر حسین صاحب اور دوسرے مسلمان معززین سے ملاقاتوں کے بعد عقلی دلائل اور تاریخی براہین پر مبنی یقین کامل سے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ حضرت عیسیٰ واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان ہجرت کر گئے تھے اور سرینگر میں "یوز آسف" کے نام سے معروف قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی ہے۔ دوسری کتاب JESUS STARB IN KASHMIR کے نام سے شائع ہوئی ہے یعنی حضرت عیسیٰ کشمیر میں فوت ہوئے اور اس میں بھی مذکورہ دلائل اور نتائج کا اعلان کیا گیا ہے۔

آ رہا ہے اس طرف قہار یورپ کا مزاج - نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

باب الجیل | ایک عربی تصنیف میں بھی کتاب الجیل یعنی جیلوں کی کتاب کے نام سے اس قسم کے جیلے بہانے فقہی مسائل سے بچنے کے لئے ایجاد و مرقوم ہیں چنانچہ

حالی ہیں "کتاب الجیل" کے نام سے ایک عربی کتاب یورپ کے ایک یہودی پبلشنگ ادارہ BRILL & EIDEN HOLLAND کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ شاید ایسے ہی مسلمانوں کے متعلق علامہ اقبال نے لکھا تھا کہ ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں یہود - یہ مسلمان پکڑ جنہیں دیکھ کے شرابیں بہو

لیکن حقیقت یہ ہے کہ کئی جیلے شریعت اسلامیہ میں سختی سے ناجائز قرار دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ یعنی جو شخص بیوی کو طلاق اعترال دے کہ اُسے دوبارہ عقد میں لانے کے لئے اس کی شادی یا نکاح کسی اور سے کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔ (والعیاذ باللہ) اسی ضمن میں بزرگان سلسلہ کا ارشاد ہے کہ تقویٰ کا مقام فتویٰ پر فائق ہے۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ انشاء ہے - اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے یہی اک دگر نشان اولیاء ہے - بجز تقویٰ زیادت میں کیا ہے

احمدیہ مسلم کیلنڈر برائے سال ۱۳۶۳ھ ۱۹۸۴ء

نظارت دعوت و تبلیغ احمدیہ مسلم کیلنڈر برائے سال ۱۹۸۴ء شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مرتبہ بھی کیلنڈر ہر جہت سے مزین ہوگا۔ تبلیغ کے لحاظ سے خصوصاً کیلنڈر مفید ثابت ہوگا۔ ہدیہ فی کیلنڈر صرف ۲ روپے رکھا گیا ہے۔ جو کہ لاگت قیمت ہے۔ اخراجات ڈاک و پکٹنگ بذمہ خریدار ہوں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان



# حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری جماعت کا پیارا نامہ

از خزانہ فرحت الدین صاحبہ رکن آباد بہت حضرت مولانا عبدالملک خاں صاحب مرحوم — ربوہ

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بنم سے جن کو تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پانہ سکو گے مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء بروز جمعہ المبارک مسجد اقصیٰ ربوہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیؑ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران ایک ایسی اندوہناک خبر جماعت احمدیہ کے افراد کو سنائی کہ جسے سن کر صدمہ سے مجلس میں ایک سکتہ سا طاری ہو گیا۔ حضور آقدس نے بھرائی آواز میں فرمایا۔ ”آج ایک انتہائی دردناک واقعہ کی وجہ سے دل بہت ہی غمگین ہے۔ ایک گہرا زخم لگا ایک بہت پیارا سلسلہ کا خادم مولانا صاحب الملائک خان صاحب تبلیغی جہاد کے سفر پر جاتے ہوئے شیخوپورہ کے قریب ایک حادثہ کا شکار ہو کر انتقال کر گئے۔ انا خدا ناسا الیحداجعون۔“

اس اعلان کو سنتے ہی تمام احباب کرام کے دلوں میں ایک شدید غم کی لہر دوڑ گئی اور مسجد اقصیٰ میں دبی دبی سسکیاں کا ارتعاش اس پیارے ہر دوزمزم خادم دین کی جدائی کی خبر سے فضا کو سوگوار بنا گیا۔

کون سا دل تھا جو اس کی موت پر پڑا نہ تھا تمام احمدی دنیا خبر سنتے ہی کرب و غم میں ڈوب جلی تھی۔ ہر دل کیسے غافل اور ہر شہم اشکار گم زبان سے سب وہی کہتے تھے جس سے خدا راضی ہوا اور جو خدا کے خادرنے خود اپنے گنہگار بندوں کو ڈھارس بندھانے کے لئے سکھایا ہے یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پیاری اور برگزیدہ جماعت کے غلیظین و قبیحان سلسلہ نے جو بے مثال نمونہ اس حادثہ جا نگاہ پر پیش کیا ہے وہ قابل قدر اور حیرت انگیز ہے۔ اس نمونہ کو دیکھ کر دل حدوثنا اور شکم کے جذبات سے لبریز ہے اور زبان الفاظ کی قساج! پیارے اباجان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کو تجرّبت و عقیدت تھی اس کا اعتراف یوں تو ان کی زندگی میں بھی جماعت کو تھا لیکن اس لیے لوٹ و بے نظیر حجت اور حسن سلوک کی بھٹک آخری وقت میں کھل کر منظر عام پر آئی جبکہ آپ کے قریب جماعت کے افراد ہی تھے اولاد یا رشتہ داروں میں سے کوئی نہ تھا۔ یہ جماعت ہی تھی جو جائے حادثہ پر سب سے پہلے پہنچی۔ یہ جماعت ہی تھی جو آپ کو سپرد اسپتال ہوا اور اسے گئی۔ یہ جماعت ہی

تھی جو آخری سانس تک آپ کے ساتھ تھی اور یہ جماعت ہی تھی جو جہاد لیکر شیخوپورہ آئی اور وہاں سے میرے بہنوئی عزیزم لطیف جان جماعت کی معیت میں جنازہ رجمہ لائے مرتے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فرشتے شہیدوں کی ہمائی معلوم نہیں کس طریق پر کرتے ہوں گے۔ لیکن اس دنیا میں تو مجاہدین اسلام نے اپنی صف کے شہید سپاہی کی ہمائی کا نہ صرف حق ادا کر دیا بلکہ احمدیت کے حق کو اپنے بے نظیر نمونے سے دو بالا کر دیا۔ فلوہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

اس وقت حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے خاندان کے سب سے پاک اور عزیز وجود ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؑ ایدہ اللہ العزیز کا پُر شفقت نمونہ یادگار و بے مثل ہے۔ اپنے خادم کی وفات پر آپ غمگین تھے اور دیر سے جنازہ رجمہ پہنچنے پر نکلے اور بار بار فون کر داکہ دریافت فرماتے تھے کہ کیوں دیر تک رہی ہے۔ پھر آپ نے خدام کو کارکنان اصلاح و ارشاد کو اور دیگر احباب کرام کو آنے والے جنازہ کے تعلق سے تیاری کرنے کی ہدایات بھی رحمت فرمائی۔ جس سے نتیجہ میں احباب نے کفن کی چادر اور برف کی سٹون کا بر وقت انتظام کر لیا۔ حاجی کے گھر کے بڑے آگے میں شامیانے لگے ہوئے کرسیوں پر بیٹھے، یہی کے پتکے اور پانی پلانٹیکا بندوبست سب کچھ پہلے ہی سے تکمیل پاچکا تھا۔ پھر ہی نہیں بلکہ خواہ لا دور تھی ان کو بردقت اطلاع پہنچانے کی فکر و جدوجہد کو یا یہ فریضہ بھی ان ہی کا تھا۔ اور جس وقت عزیزم لطیف جان پیارے اباجان کا جد خاک کے گرد پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ مسجد مبارک سے اباجان کے مکان تک احمدی احباب کا ایک انبوہ کثیر جمع تھا۔ احمد حضرت مسیح پاک کی پاکیزہ تعلیمات جو بدعات سے یکسر پاک میں کے سانچے میں ڈھلے ہوئے جماعت کے تربیت یافتہ غلیظین اور بزرگان کرام نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر بھائی جان کا خیر مقدم کیا خالص اسلامی روش پر اظہار تعزیت کیا۔ اور بعض بزرگوں نے تمام انتظام جو انہوں نے اپنے رفقاء کے ساتھ مل کر دیا تھا۔ اس کی تفصیل بتائی۔ عزیزم لطیف جان ربوہ پہنچ کر سب سے پہلے حضرت اقدس کی ملاقات کو حاضر ہوئے۔ حضور پُر نور نے معانقہ فرمایا اور اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہے رنج و غم کا اظہار فرمایا۔ پھر خاندان مسیح پاک کے پاس حاضر و حاضر ہوا۔

اور صاحبزادیاں نیز خواتین مبارکہ اور صاحب کرام سب نے گھر پر تشریف لاکر اظہار تعزیت فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پیاری جماعت کے پیارے نمونے کا ذکر تاریخ میں ہمیشہ قدم کے جذبات سے یاد کیا جائے گا۔ پیارے اباجان کے آخری لمحوں کے لئے تو گو یا سارا جہاں اُمڈ آیا تھا۔ دور و نزدیک سے کثرت سے احمدی خواتین داغیاب پیارے اباجان کے مکان پر جمع تھے۔ اور غصے تماشائی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ان کی زبانوں سے ہمدردی و محبت کے دریا اُب رہے تھے اور وہ سارے طلوعی دل سے میری ستم رسیدہ ماں اور غمزدہ بھائی بہنوں سے اظہار تعزیت کر رہے تھے۔ اور پیارے اباجان کو ابھی چند سوتادیکھ کر درود دعاؤں کا ایک سیلاب تھا جو ان کی آنکھوں اور زبانوں سے بہ رہا تھا۔ میرے پیارے اباجان جو اپنا ہر ڈکھ درد بھول کر جماعت کے لئے بچے جاتے تھے۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش جماعتی ضروریات اور جماعتی فلاح و بہبود کو اپنے ذاتی کاموں اور آرام پر ترجیح دیتے اور مقدم رکھتے تھے آج ہی جماعت اپنے اس شخصی خادم اور محبوب داعی الی اللہ کو اس کی آخری منزل پر پہنچانے کے سامان کی تیاری میں انتہائی خلوص اور تین دہی سے مصروف عمل تھی اور بارش یا کچھ اور پرواہ کیے بغیر حق درجوق لوگ آخری دیدار کو سمجھ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام غلیظین کو اجر عظیم بخشے اور رب کو پسند حسنت و درین سے نوازے۔ آمین

تھوڑی دیر بعد ربوہ کے آسمان نے یہ نظارہ بھی دیکھا کہ ہزاروں ہزار فریادیں اسلام اور غلیظین سلسلہ نے اپنے مقدس امام کی اقل و کمی اس مرید باصفا کا جنازہ پڑھا اور شہزادہ ہشتی بقرہ تک بڑھتے چلے گئے اور دعائے مغفرت کر کے آخری ثواب حاصل کیا ہے ساتھ میں ہماری جماعت کی دعا بھی بدرگ راہی باغ جنابہ دہ یکتہ دہنا نہ تھا! یہ میں نے کیا لکھی کہ مقبول کے گروہ نے دعائے مغفرت کر کے آخری ثواب حاصل کیا ان مقبول کے گروہ کا اپنی زندگی کے آخری سانس تک کوئی بھی فضل یا اسکا ثواب آخری نہیں ہوتا بلکہ ان کے عمل اور ثواب حاصل کرنے کا اثر تو ان محدود ہے۔ اور پیغمبر جاری اور ثواب بھی دعا تھا کہ ہے۔ میں اور اب بھی

سما زندگان سے اظہار تعزیت دہدردی کا سلسلہ جاری ہے۔ اس غم کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا فضل مجھے بھی کھینچ کر ربوہ نے کب اور بیس دونوں لڑکوں کے ہمراہ ربوہ کی مقدس وادی میں اپنے پیارے والدین کے گھر دکھی وغیرہ ماں اور بھائی بہنوں کے ہمراہ چند سائیں گزار سکی۔ دور دراز کی احمدی دنیا سے غلطوں اور تاروں کا ایک انبار عظیم تھا جو پیارے اباجان کی میز پر جمع ہو گیا تھا۔ میں عینی شاہد ہوں اس امر کی کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کیا مرد اور کیا عورتیں کیا بچے اور کیا چھیاں۔ جموعی طور پر سب ہی نے اس صدمہ کو شدت سے محسوس کیا اور اپنے عملی نمونے سے یہ ثابت کر دیا کہ میرے پیارے اباجان کی وفات درحقیقت ایک قومی و جماعتی نقصان تھے۔ میں روز دیکھی تھی کہ صبح سے شام تک جماعت کی بہنیں اور بھیاں ہمد سے گھر آتی رہیں۔ پیارے اباجان کا ذکر خیر کرتی۔ بعض ان کی بگڑائی میں آسویا ہوتی۔ بعض ان کی خوبیوں اور احسانوں کو یاد کرتی۔ بعض ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے واقعات سناتیں۔ پھر ان کے بیشتر شماروں میں کسی کسی عقیدت مند کا لکھا ہوا مضمون آپ کے بارے میں ہوتا یا احمدی شہزاد کی دنیا میں آپ کا ذکر خیر ملتا احباب اس قدر دیانت داری سے حقیقت پسندانہ جائزہ دیتے ہوئے آپ کے کارناموں کو سراہتے کہ معنی دنگ رہ جاتی۔ اللہ تعالیٰ ہی سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین جماعت احمدیہ کی مرکزی و غیر مرکزی تمام شاخوں، بھجوں اور تمام ذیلی تنظیموں کی جانب سے کثرت سے میری والدہ صاحبہ اور ہم سب بھائی بہنوں کے ہم قرار داد ہائے تعزیت موصول ہوئی جن میں جماعت کے عہدیداروں اور عمروں نے اپنے علی جذبات و احساسات اور محبت و عقیدت جو ان لکھے پیارے اباجان سے تھی کا ذکر کیا۔ اس عظیم جاہدنی سبیل اللہ کے کارناموں کو سراہا اور بڑی فراخ دہیانت داری اور بہت موزوں طریق پر بڑا محبت بھرا خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آپ کی اچانک مجذباتی پر لڑی رنج و غم کا اظہار کیا۔ پیارے اباجان کی اچانک وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برگزیدہ جماعت کا طرز عمل اور حسن سلوک میرے لئے بجائے خود ایک زبردست دلیل ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر کہ جس کا ایک دعویٰ ہی نہیں بلکہ نامکمل ہے کافی ہے سوچنے کو اگر آپ کوئی ہے یہ سب کچھ پیارے اباجان کی قربانیوں کا صلہ یا مدافعت نہیں تھا۔ یہ تو ایک خدائی نام تھا جو انہیں عطا ہوا کہ صالحین و مقبول کے دونوں میں ان کے لئے بے پناہ محبت و رحمت رکھ دی۔ ان کے نتیجے میں وہ دیکھ کر تو بہتر



# تاویل احادیث

از محکم سید عبدالعزیز صاحب نیوجرسی امریکہ

ہے اور لابی بعدی کی حدیث میں تضاد اور اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دونوں میں سے ایک حدیث کو رد کرنا پڑتا ہے۔ ان علماء نے اپنے اس عمل اور رویہ پر کبھی غور نہیں کیا۔ مسجدوں اور فلسوں میں دھواں دھار تقریر کرتے ہیں اور عوام الناس کو بتاتے ہیں کہ لابی بعدی کی حدیث کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں نکلتا اور ایسی توذیروں اور تحریروں میں کبھی اس بات کا ذکر نہیں کرتے کہ خدا کے رسول نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عیسیٰ بنی اللہ آئے گا۔ اس زمانہ کے علماء کو اس بات کی فکر نہیں کہ ان کے اس رویہ سے دوسری حدیث پر کب اعتراض پیدا ہو رہا ہے۔ یا دشمنان اسلام کیا اعتراض کریں گے۔ ان کو اپنی ذات اور شان کے متعلق زیادہ فکر ہوتی ہے۔ اب آخر میں لابی بعدی کی حدیث اور خاتم النبیین کی تشریح جو سلف صالحین نے کی ہے اسے یہاں بیان کر دیتا ہوں۔ ایسی تشریح سے جو تضاد اور اختلاف حدیث نبرا اور حدیث نبرا میں دکھائی دیتا ہے وہ رد ہو جاتا ہے۔

۱۔ المعنی انه لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ما تنہ و لکن من امتہ (الموضوعات البکر صفحہ ۹۹ مطبعہ جناب دہلی ششم یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ رسول کریم کے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں نہ ہو۔)

۲۔ حضرت ابن قتیبہ (متوفی ۲۶۷ھ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشہور قول۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لابی بعدہ (تاویل صفحہ الاما حادیث) میں نقل کر کے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا قول لابی بعدی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے۔

لابی بعدی کی حدیث اور خاتم النبیین کی تشریح جو سلف صالحین نے کی ہے اسے یہاں بیان کر دیتا ہوں۔ ایسی تشریح سے جو تضاد اور اختلاف حدیث نبرا اور حدیث نبرا میں دکھائی دیتا ہے وہ رد ہو جاتا ہے۔

۱۔ المعنی انه لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ما تنہ و لکن من امتہ (الموضوعات البکر صفحہ ۹۹ مطبعہ جناب دہلی ششم یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ رسول کریم کے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں نہ ہو۔)

۲۔ حضرت ابن قتیبہ (متوفی ۲۶۷ھ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشہور قول۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لابی بعدہ (تاویل صفحہ الاما حادیث) میں نقل کر کے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا قول لابی بعدی کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے۔

لابی بعدی اور خاتم النبیین کی تشریح میں کرنے کے بعد میں ایک دفعہ پھر اس امر کی طرف توجہ دلانا ہوں کہ جو حق علمہ لابی بعدہ خاتم النبیین کا کہتے ہیں ان حق سے حدیث نبرا اور حدیث نبرا جو تضاد پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرح دونوں احادیث کو برقرار رکھنا اور ایک کو منسوخ کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ لہذا کہہ دینی حدیثیں صحیح ہیں۔ و صا علیہنا السلام

بعض احادیث ایسی ہیں جن میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے۔ بزرگان سلف نے ایسی احادیث کی تشریح اور تاویل کر کے تضاد اور اختلاف کو دور کر دیا ہے۔ ایسی حدیثیں حکمت اور معرفت سے پڑ ہیں۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

بعض احادیث ایسی ہیں جن میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے۔ بزرگان سلف نے ایسی احادیث کی تشریح اور تاویل کر کے تضاد اور اختلاف کو دور کر دیا ہے۔ ایسی حدیثیں حکمت اور معرفت سے پڑ ہیں۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

حدیث نمبر ۱۱۱۱۔ ایسی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم باب ذکر الدجال ترجمہ۔ پھر نبی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر آئیں گے۔۔۔۔۔ نبی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

ہمارے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ نے وقت بھرے لہجہ میں اپنے اس پیارے خادم کو یوں خراج تحسین پیش فرمایا جو ہر بچی دنیا تک یادگار ہو سکا۔

”مولانا عبدالملک خان صاحب نے دین کی خاطر وقف کے تقاضوں کو خوب نبھایا۔ گری سر دی یا کسی مشکل مصیبت میں بھی خدمت دین کا کوئی موقع کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔“

بڑے خوش نصیب تھے وہ کہ ان کی زندگی بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مظہر ہی رہی ہے اور موت سے بھی خدا کے فضلوں کو وارد کر گئے۔ ذالک فضل اللہ یلو تیبہ من آتاء۔

اگر یہ ممکن ہوتا کہ روحوں کی دنیا میں نامہ و پیام آتے جاتے ہوتے تو میں پیارے ابا جان کی پیاری روح کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کی مایہ ناز ستائش اور شاندار خراج تحسین کا لورٹسہ ضرور بھیج دیتے مگر ان کی روح کھل اٹھی اور غیبی وقت کی خوشنودی پر سجدہ شکر بجالاتی اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے ان کی آنکھیں درنا بیاں بچھا اور کر تیں اور اگر میں حضرت مسیح پاک کی پیاری جماعت کے پیارے نمونے کا ذکر کر کے جماعت کے دلوں میں ان کی بے پناہ مقبولیت اور اس کا اظہار تم کہتی تو مجھے یقین ہے بلکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ وہ پیاری روح مسکراتے ہوئے یوں گویا ہوتی ہے۔

”یہ سب کچھ حضرت مسیح پاک کی جو تیروں کا حقد ہے آپ علیہ السلام ہی کی برکت ہے۔ اور آپ ہی کے فضل اس عاجز کو یہ مقبولیت نصیب ہوئی ہے۔ ورنہ خاک میں تو کوئی بیاقت نہ تھی۔ پیارے مسیح پاک علیہ السلام کی پیاری جماعت کو

جزاکم اللہ من الجزاء کفو“

عزیز آفتاب احمد سیکرٹری مال اردو ہر ۳۰ نومبر کی شنبہ بجلی کا جنرل ریزر بند کرتے ہوئے اشارہ کے سبب وفات پا گئے۔ ان اللہ وانا امیر راجحون۔

مترجم جماعت احمدیہ اردو ہر میں اپنے اور بیگانوں میں ہر دلعزیز تھے اور خدمت دین کے مواقع پر پائے پیش رہتے تھے۔ نماز جنازہ اور تدفین میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ قرب و جوار کے کثیر تعداد میں بزاز جماعت آقارب اور ہوسکتوں نے بھی شرکت کی تاہم سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مترجم کی مغفرت فرمائے بلند کی درجات سے نوازے اور اپنے بزرگان کو جو جمل عطا کرے آمین۔

خاتر۔ فرید احمد دفتر وقف بمبئیہ قادیان

اور ان دنوں کو قومی صدر گردان رہے تھے پیارے ابا جان نے اپنی زندگی پوری نشا نشا قلبی سے خلتا تھا۔ لے اور اس کے بزرگزیادہ خلیفہ کے حضور وقف کی تھی وہ کسی صلہ یا ستائش کے چنداں خواہش مند نہ تھے۔ کیونکہ وہ یقین تھے کہ اصل صلہ رضائے الہی کا حصول ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کو شہادت کا جام ملا کر حیات ابدی کی شکل میں عطا کیا۔ اور وہ خوش خوش در موئے پر حاضر ہو گئے۔ پھر خلیفہ وقت کی خوشنودی بھی ان کو حاصل رہی۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ جس سے جماعت بھی واقف ہے کہ میرے پیارے ابا جان جہاں زندگی بھر خدمت دین میں کمر بستہ رہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت سے بھی رشتہ پیار و محبت میں منسلک رہے گویا جماعت کے افراد ان کے لئے بہ حیثیت کنبہ کے تھے جماعتی رشتہ کا لحاظ تمام دنیاوی رشتوں سے زیادہ رکھتے۔ جماعت کے لوگوں سے اس قدر محبت و اخلاص رکھتے کہ حیرت ہوتی تھی دن رات جہاں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف ہوتے وہاں ہر لمحہ جماعت کے لوگوں کی فکر میں دھڑکتے، ان کو مفید مشورے دیتے، ان کے لئے ہنگامی وقتوں میں بھاگتے دوڑ کر آتے اور دعائیں کرتے میں ایسے کوشاں رہتے گویا ساری ذمہ داری ان ہی کی ہے اور چاہتے کہ وہی اس ذمہ داری کو ادا کریں۔ جماعتی تقریبات ہوں تو پھر کیا پوچھا! شب و روز ان تقریبات کو کامیاب بنانے میں گزار دیتے انصار اللہ، خدام الاحرار، یا لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات ہوں یا جلسہ سالانہ ہوں کو مختلف قسم کے فرائض کی انجام دہی کرنا ہوتی تھی اور وہ ہر خدمت کو فضل الہی کر دانتے ہوتے اس خوش اسوئی اور ایسے احسن رنگ میں ادا فرماتے کہ میں کوئی کجی باقی نہ رہتی۔ ہر کام کرتے وقت خونہ سے خوشتر کرنے کے جستجو رہتی۔ اور یہ ہر خدمت شامی کا ثبوت دیتے جماعت کے لوگوں سے نکلنے کا دکھ سکھ بانٹ کر وہ استغفر خوش ہوتے تھے کہ جس طرح معصوم بچہ اپنا کھلونا پا کر خوش ہوتا ہے۔ دراصل وہ آیت کریمہ اللہ علی الکفار وجماعہ بینہم کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

عزیز آفتاب احمد سیکرٹری مال اردو ہر ۳۰ نومبر کی شنبہ بجلی کا جنرل ریزر بند کرتے ہوئے اشارہ کے سبب وفات پا گئے۔ ان اللہ وانا امیر راجحون۔

مترجم جماعت احمدیہ اردو ہر میں اپنے اور بیگانوں میں ہر دلعزیز تھے اور خدمت دین کے مواقع پر پائے پیش رہتے تھے۔ نماز جنازہ اور تدفین میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ قرب و جوار کے کثیر تعداد میں بزاز جماعت آقارب اور ہوسکتوں نے بھی شرکت کی تاہم سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مترجم کی مغفرت فرمائے بلند کی درجات سے نوازے اور اپنے بزرگان کو جو جمل عطا کرے آمین۔

خاتر۔ فرید احمد دفتر وقف بمبئیہ قادیان

عزیز آفتاب احمد سیکرٹری مال اردو ہر ۳۰ نومبر کی شنبہ بجلی کا جنرل ریزر بند کرتے ہوئے اشارہ کے سبب وفات پا گئے۔ ان اللہ وانا امیر راجحون۔

مترجم جماعت احمدیہ اردو ہر میں اپنے اور بیگانوں میں ہر دلعزیز تھے اور خدمت دین کے مواقع پر پائے پیش رہتے تھے۔ نماز جنازہ اور تدفین میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ قرب و جوار کے کثیر تعداد میں بزاز جماعت آقارب اور ہوسکتوں نے بھی شرکت کی تاہم سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مترجم کی مغفرت فرمائے بلند کی درجات سے نوازے اور اپنے بزرگان کو جو جمل عطا کرے آمین۔

خاتر۔ فرید احمد دفتر وقف بمبئیہ قادیان

عزیز آفتاب احمد سیکرٹری مال اردو ہر ۳۰ نومبر کی شنبہ بجلی کا جنرل ریزر بند کرتے ہوئے اشارہ کے سبب وفات پا گئے۔ ان اللہ وانا امیر راجحون۔

مترجم جماعت احمدیہ اردو ہر میں اپنے اور بیگانوں میں ہر دلعزیز تھے اور خدمت دین کے مواقع پر پائے پیش رہتے تھے۔ نماز جنازہ اور تدفین میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ قرب و جوار کے کثیر تعداد میں بزاز جماعت آقارب اور ہوسکتوں نے بھی شرکت کی تاہم سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مترجم کی مغفرت فرمائے بلند کی درجات سے نوازے اور اپنے بزرگان کو جو جمل عطا کرے آمین۔











منقولات

بلا تبصرہ

میرے خلاق قادیانی ہونے کا پروپیگنڈا ایسا نیکوئی کا ہے۔ صدر ضیاء الحق

جین لوگوں نے یہ فتنہ کھڑا کیا ہے روز قیامت میرے ہاتھ ان کے گریبانوں پر ہونگے

میرے والد کے سادھے عصر قادیانیوں کے خلاف جدوجہد میں گذری

۱۶ نومبر ۱۹۸۳ء رپورٹر صدر ملک جزل محمد ضیاء الحق نے آج ایک بار پھر اعلان کیا ہے کہ

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی آخر الزمان سمجھتے ہیں۔ اور ان تمام لوگوں کو جو ختم نبوت پر یقین نہیں

رکھتے یا خود کو نبی تصور کرتے ہیں دائرہ اسلام سے خارج خیال کرتے ہیں اور ان کے لئے اگر کافر سے بھی

زیادہ کوئی سخت لفظ موجود ہے تو وہ ان کے لئے وہ بھی استعمال کرنے کو تیار ہیں۔ صدر نے اس بات کا

اعلان آج مقامی ہوٹل میں فاران کلب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ہادی عالم کی تعارفی تقریب

میں دارالعلوم کراچی کے ہتھم مفتی محمد رفیع عثمانی کی تقریر کے دوران اس سوال کے جواب میں کیا کہ ان

کے خلاف بعض علماء یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ آپ قادیانی ہیں انہیں آج یہ اعلان کر دیا جائے

کہ آپ قادیانیوں اور ان کے جعلی نبیوں کو کافر قرار دیتے ہیں تو اس سے اس فتنہ کی سرکوبی ہو سکتی

ہے صدر نے کہا کہ یہاں بعض لوگ ایسے موجود ہیں جو میرے والد محمد اکبر علی مرحوم کو جانتے ہیں ان کی

ساری عمر سرکاری ملازمت کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے گزری۔ وہ

قادیانیت کو انگریز لاکھڑا کیا ہوا فتنہ سمجھتے تھے میں ان کا بیٹا ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں قادیانی

ہو جاؤں یا ان کی حمایت کروں۔ میں انہیں کافر تو کیا اس سے بھی بڑی چیز ہو تو کہنے کو تیار ہوں۔

صدر نے کہا کہ میں گناہگار ضرور ہوں لیکن ختم نبوت کے عقیدے پر پختہ یقین رکھنے والا مسلمان

ہوں۔ انہوں نے مفتی رفیع عثمانی سے کہا کہ میرے اس اعلان کے باوجود میرے خلاف یہ بے بنیاد

فتنہ ختم نہیں ہوگا۔ یہ سیاسی فتنہ ہے جو بعض علماء نے میرے خلاف کھڑا کیا ہے۔ قیامت

کے دن میرے ہاتھ ان فتنہ پردازوں کے گریبانوں پر ہوں گے میں بہر حال ان کی ہدایت

کے لئے دعا ہی کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی اس امر کی ضمانت دے کہ میں جنگ نہ لوائے

دہلی میں منعقدہ دولت مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس کے موقع پر

جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی

دولت مشترکہ کے سربراہوں کی کانفرنس کی وجہ سے مورخہ ۳۰ تا ۳۱ نومبر دہلی اور پوری

یورپی دنیا کی توجہ کے مرکز بنے رہے۔ حکومت ہند نے بھی اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب

بنانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کی یہ روایت رہی ہے کہ وہ ایسے

کسی بھی تبلیغی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ چنانچہ اس موقع پر بھی کانفرنس کے انعقاد

سے قبل محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے وسیع پیمانہ پر تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے لئے کرم مولوی

محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکز یہ کرم مولوی عنایت اللہ صاحب سندھ

انچارج لٹریچر برانچ کرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی اور کرم مولوی

صاحب نیڈر بر مشنل ایک وفد کی تشکیل کی جس کے تمام اراکین مورخہ ۳۰ نومبر تک دہلی پہنچ

گئے کرم سید آفتاب احمد صاحب۔ کرم سید برکات احمد صاحب اور کرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب

بدر کے مشورہ سے مجوزہ بردگرم کے مطابق جماعت کی طرف سے ان ہماروں کو مٹھو ڈر رکھتے

ہوئے جن کا دولت مشترکہ کو سامنا ہے انگریزی میں ایک پیغام تیار کر کے اعلیٰ کاغذ پر

شائع کیا گیا۔ اسی طرح دولت مشترکہ کے بیشتر ممالک کا تعلق چونکہ عیسائیت سے ہے اس لئے

انگریزی میں ایک اور اشتہار بعنوان VISIT ANOTHER WONDER IN INDIA

TOMB OF JESUS CHRIST طبع کرایا گیا۔ ازاں بعد ان ہر دو اشتہارات

قادیانی ملازمین کی تفصیلات طلب کرنے کے سرکاری اقدام کا خیر مقدم

علماء سے بھی معلوم حاصل کی جائیں تاکہ قادیانیوں کو سائز کا موقع نہ ملے مولانا اسفندیار کا بیٹا

کراچی ۳۰ نومبر رپورٹر سواد اعظم اہل سنت کے جزل سیکرٹری مولانا محمد اسفندیار نے اس اخباری

اطلاع کو قابل تحسین اقدام قرار دیا ہے جس کے مطابق حکومت نے سرکاری اور خود مختار اداروں سے

ایک سرکلہ کے ذریعہ قادیانی ملازمین کی تفصیلی معلومات طلب کی ہیں۔ آج یہاں جاری کئے گئے ایک

بیان میں انہوں نے کہا کہ جب صدر مملکت جزل محمد ضیاء الحق نے یہ تلخی اعلان کیا تھا کہ میں قادیانیوں

کو کافروں سے بدتر سمجھتا ہوں تو سواد اعظم اہل سنت نے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول

کروائی تھی کہ حکومت اب قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھے اور ان کو اہم کلیدی عہدوں سے برطرف

کرنے۔ مولانا نے کہا کہ حکومت کی یہ کارروائی وقت کے عین مطابق ہے لیکن اس معاملے میں

صرف سرکاری اور خود مختار اداروں کی رپورٹ پر اکتفا نہ کیا جائے۔ مولانا محمد اسفندیار نے

کہا ہے کہ علماء قادیانیوں اور ان کی سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھتے رہے ہیں۔ ان کے پاس کافی

معلومات ایسی سلسلے میں موجود ہیں ان سے بھی معلومات حاصل کی جائیں تاکہ آئندہ کسی

قادیانی کو اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے ملک میں سازشوں کا موقع نہ ملے انہوں نے مطالبہ کیا کہ

سرکاری اور خود مختار اداروں میں غلط عقائد رکھنے والے تخریب کاروں کا بھی سروے کیا جائے

جنہوں نے اپنے منصب سے ہمیشہ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت کے اداروں کو اپنے

غلط عقائد و افکار پھیلانے کے لئے استعمال کیا ہے۔ (جنگ ۲۱ نومبر ۱۹۸۳ء)

صدر نے قادیانیوں کی مذمت کر کے تمام شکوک و شبہات دور کر دیئے

دہلی ۳۰ نومبر احمدیہ مسلم آرگنائزیشن قادیانہ پنجاب نے اس موقع پر کانفرنس











# ارشاد نبوی

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ آمَنَ بِالسَّلَامِ  
(الرواد)

ترجمہ :- لوگوں میں اللہ کو زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کرتا ہے۔  
محتاج دعا :- سیکھ اذراکین جماعت احمدیہ بمبئی۔ (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "مَنْ بَدَأَ كَلِمَةً فِي حَرْفٍ أَوْ كَلِمَةً فِي لَفْظٍ أَوْ كَلِمَةً فِي جُمْلَةٍ مِنْ مَلَفَاتِ حَضْرَتِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَرَّ شَيْئًا مِنْ حَرْفِي أَوْ كَلِمَتِي أَوْ جُمْلَتِي مِنْ مَلَفَاتِي فَهُوَ يَحْتَسِبُ بِهَا حَسْبِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (بخاری)

پیشکش :-  
۲۲- سیکٹر میں روڈ۔  
۵- ٹی۔ ٹی۔ سکاٹری۔  
۶۰۰۰۰۴

# مِلین ہوٹل

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

**آئل ایکٹریٹس** کدوٹ روڈ - اسلام آباد و کشمیر  
**گڈ ایکٹریٹس** انڈسٹریل روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکوں اور سٹائیٹیشن کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

# پیشکش :- ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001.  
H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)  
PHONE:- PAYANGADI - 12.  
CANNANORE - 4498.

حیدرآباد میٹروپولیٹن کون نمبر :- ۴۲۳.۱

**لیبلینڈ موورگارول**  
کا اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز  
مسعود احمد ریپرنٹنگ ورکشاپ (آغا پورہ)  
۱۶-۱-۲۸۶ سیدآباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

قرآن شریف پر عملی ترقی اور ہدایت کا موجب :- (مخطبات جلد ہفتم ص ۳۱)  
فون نمبر ۴۲۹۹

**سٹار بون** سٹار بون - بون بون - بون سینیس - بون بون وغیرہ  
نمبر ۲۲/۱۵/۱۹۵۳ عقب کالج گورنمنٹ - حیدرآباد ۲۶ (آندھرا پردیش)

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو"

**AHMAD & CO.**  
208, AREET ROAD, MADRAS - 24. PHONE NO. 420381.  
STOCKISTS OF :-  
● SHALIMAR PAINTS  
● ASIAN PAINTS  
● GARWARE PAINTS  
AND  
● SUPER SNOWCEM.  
DEALERS IN :-  
● HARDWARE PIPES FITTING.  
AND  
● SANITARY WARES  
ECT.

فون نمبر :- ۲۹۰۷۸

**کوہ لورڈ** بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیاسٹالائی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارک۔  
**AMBER** اور **NO. 2** DELUX QUALITY  
نمبر ۶۵۶-۸-۱۸ عیدی بازار - حیدرآباد ۱۳

"اپنی مخلوق کا ہوں کو ذکر الہی سے معمور کرو!"  
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)



CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربرشڈ ہوائی چیل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!



”الْحَايِرُ كَلِمَةٌ فِي الْقُرْآنِ“

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے  
(امام حضرت شیخ ابو سعید خدری علیہ السلام)

**THE JANTA**

PHONE: 23-9302

**CARDBOARD BOX MFG. CO.**

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.  
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.  
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

افضل الذکر لہذا لہذا لہذا

(حدیث سے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

بیماریوں کے علاج کے لیے اور راجستھان پور روڈ - کلکتہ ۷۳

**MODERN SHOE CO.**

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 } CALCUTTA - 700073.  
RESI. 273903 }

”میں وہی ہوں“

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔  
(فتح اسلام ص ۱۰۰ تصنیف حضرت امیر المومنین شیخ ابو سعید خدری علیہ السلام)

(پیشکش)

لیٹرٹی بولڈنگ  
نمبر ۵-۲-۱۸  
فلک نما  
سیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ  
ہو الٹا ہو

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور  
بنوانے کے لئے شریف لائٹس

الروف جیولری

۱۱، نورشید پور مارکیٹ، میٹروپولیٹن، شمالی نا آباد، کراچی۔ فون نمبر ۶۶۶۰۶۹

AUTOCENTRE تارکاپت  
23-5222 } فون نمبر  
23-1652 }

آٹو ٹریڈرز

۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظمہ ۱۸ تقسیم کار  
برائے :- ایم ایس ڈی بیڈ فورڈ ٹرک  
SKF بالک اور رولر ٹیپریٹنگ کے ڈسٹری بیوٹر  
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی بڑے جات دستیاب ہیں

**Auto TRADERS.**

16, MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کی کیلئے

نہایت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش برسن رائز بر پروڈکٹس کے تپسیا روڈ - کلکتہ ۷۳۹۰۰۰

**SUNRISE RUBBER PRODUCTS.**

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS  
D/NO. 2/54 (1)

MAHADEVPET,

MADIKERI - 571201.

(KARNATAK)

رہیم کاج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE  
INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING  
MOHAMEDAN CROSS LAIN  
MADANPURA,  
P.O. BOX : 4583.

BOMBAY - 8.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موتور کار، موٹر سائیکل، سکورٹی کی خرید و فروخت اور تبادلوں  
کے لئے اٹو ونگس کے خدمات حاصل فرمائیے!

**AUTOWINGS,**

32, SECOND MAIN ROAD,

C. I. T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

الو ونگس

ریگن، فوم جیٹس، جنس اور ویلیو سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔  
بریف کیس، سکول بیگ، آئی بیگ، بیڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ بکس، مانی بکس۔  
پاسپورٹ کور اور ہیلٹ کے بیٹھنے والے ایڈ آرڈر سپلائرز ●●●



20th DECEMBER 1983

# BANI®

## موتور گاڑیوں کے ربر پارٹس



ESTABLISHED 1956

### AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH),  
CALCUTTA 700 046 PHONE 43 5206 43 5137

CITY SHOWROOM 5 SOOTERAN STREET CALCUTTA 700072 PHONE 22 1574 CABLE AUTOMOTIVE

مالکان: مظفر احمد بانی، مظفر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی  
پسران: میاں محمد یوسف صاحب بانی، سر محمود یوسف